سوموار 28- دسمبر 1998ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
CPL 61
213029

سوموار 28- دسمبر 1998ء 8 رمضان 1419 ہجری- 28 فتح 1377 ہش جلد 48-83 نمبر 290

شہادت کی تمنا

حضرت سہل بن حنیفؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو شخص صدق نیت سے شہادت کی تمنا کرے اللہ تعالیٰ اسے شہداء کے زمرہ میں شامل کرے گا خواہ اس کی وفات بستر پر ہی کیوں نہ ہو۔

(صحیح مسلم کتاب الجہاد باب استحباب طلب الشہادۃ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان میں درس القرآن

رمضان المبارک میں ایم ٹی اے پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا درس قرآن روزانہ (سوائے جمعہ کے) شام سوا چار بجے سے پانچ بج کر چالیس منٹ تک ٹیلی کاسٹ ہوتا ہے۔ یہی درس اگلے دن صبح 10-6 پر دوبارہ ٹیلی کاسٹ کیا جاتا ہے۔

احباب کثرت سے اس روحانی مائدہ سے فائدہ اٹھائیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا عالمی درس قرآن 1998ء (2)

قرآن کریم کے علاوہ کسی دوسری کتاب میں شہید کو زندہ قرار نہیں دیا گیا

منٹگمری واٹ عیسائیوں کا پروردہ ہے۔اور ماضی کے عیسائی مفسرین کی بات آگے بڑھاتا ہے۔

حضور کے ارشادات کا خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

لندن:- 22 دسمبر 1998ء سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رمضان المبارک میں ایم ٹی اے پر عالمی درس قرآن کے دوسرے روز سورہ نساء کی آیات 72 تا 75 کا درس دیا۔ حضور ایدہ اللہ کا یہ درس بیت الفضل لندن سے براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا جاتا ہے حضور اردو میں درس دیتے ہیں اور ساتھ ساتھ سات زبانوں انگلش، عربی، بنگالی، فرنچ، جرمن، بوسنین اور ترکی میں اس درس کا رواں ترجمہ نشر کیا جاتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ان درسوں کے آغاز پر یہ خیال تھا کہ حضرت مصلح موعود کی تفسیر کبیر میں جن سورتوں کی تفسیر موجود نہیں ان کا درس دیا جائے تاکہ تفسیر قرآن کا ایک تسلسل مکمل ہو جائے۔ اس لحاظ سے میں نے غور کیا ہے تو درس کی رفتار بہت کم ہے۔ اس لئے آئندہ ممکنہ حد تک تشریح و تفسیر کو سمیٹنے کی کوشش کروں گا۔

حضور ایدہ اللہ نے سورہ نساء کی آیت 72 کی تفسیر جاری رکھتے ہوئے اس کا ترجمہ بیان فرمایا اے ایمان والو اپنی حفاظت کے سامان رکھا کرو۔ پھر خواہ چھوٹے گروہ میں نکلو خواہ بڑے گروہ میں۔ حضور ایدہ اللہ نے دیگر مفسرین کی تفسیر بیان کرتے ہوئے ابو حیان اندلسی کی تفسیر بیان فرمائی جنہوں نے لکھا ہے کہ اس آیت میں مسلمانوں کو جنگ کے طریقے بتائے گئے ہیں۔ حضور نے فرمایا جنگ کے نہیں بلکہ دفاع کے طریقے بتائے گئے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے اس کی تفسیر میں فرمایا کہ بعض کام چھوٹے گروہ کر سکتے ہیں اور بعض کام بڑے گروہوں کے سپرد ہوتے ہیں۔ ابن عربی نے کہا کہ اس میں شیطان کے حملوں سے بچاؤ کی طرف اشارہ ہے۔

منٹگمری واٹ کا ذکر

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ منٹگمری واٹ جس کو بعض لوگ اسلام کا دفاع کرنے والا سمجھتے ہیں وہ حقیقت سے آگاہ نہیں ہیں۔ یہ شخص پادریوں کا پروردہ ہے اور ماضی کے عیسائی مفسرین کی بات اٹھاتا ہے اور آگے چلاتا ہے مثلاً وہیری کی تفسیر اس کا نام لئے بغیر بیان کرتا ہے۔ حضور نے فرمایا میرے پاس اس کے دو حوالے ہیں جس سے اس بات کی تصدیق ہوتی ہے۔

حضرت مصلح موعود کی تفسیر

آیت زیر بحث میں حضرت مصلح موعود کی تفسیر کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود کی تفسیر میں دو باتیں بالکل نئی ہیں جو پہلے کسی تفسیر میں بیان نہیں ہوئیں۔

اول خذوا حذرکم.... میں سب سے اہم بچاؤ دعا ہے خواہ قتال ہو خواہ جہاد کی دوسری صورتیں ہوں۔

دوم یہ کہ دشمن کی چالوں سے متنبہ رہنا اور کرید رکھنا جب تک اس سے آگاہ نہیں ہو گے خذوا حذرکم کا حق ادا نہیں کر سکو گے۔

ابن عربی کی تفسیر میں بیان ہے کہ اس میں شیطان کے وسوسوں سے بچنے کی تحریک اور دعا ہے۔ یہ بات دعا کے بغیر ممکن نہیں۔ اس کے لئے اعوذ باللہ.... اور لاحول ولاقوۃ پڑھتے رہنا چاہئے۔ کہ شیطان کہیں بے خبری میں حملہ نہ کر دے۔

منسوخ ہونے کی نفی

حضور ایدہ اللہ نے بعض لوگوں سے اس خیال کا رد فرمایا جنہوں نے اس آیت کے منسوخ ہونے کی بات کی ہے۔ حضور نے اس کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جہاد کی اول قسم یعنی اول درجے کا جہاد دین سکھانا ہے۔ چونکہ سب لوگوں کا اکٹھے نکلنا ممکن نہیں اس لئے فرمایا گیا ہے کہ چھوٹے چھوٹے گروہ بنالو وہ باری باری آتے جائیں اور دین سیکھتے جائیں۔

اس آیت میں منافقین کا جو ذکر ہے اس کا ذکر فرماتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ منافقین کے خلاف اپنا حذر ہر وقت سامنے رکھا کرو۔ جب بھی کوئی منافق ایسی بات کرے تم ہوشیار ہو جاؤ اور اس کی رپورٹ کرو۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ منافقین ایسی باتیں اپنے ملنے جلنے والوں سے کیا کرتے ہیں اس لئے اس کی رپورٹ نہیں ملتی۔ سالہا سال یہ باتیں اندر ہی اندر چلتی ہیں پھر کہیں جا کر کسی ذریعے سے ان کا بھید کھلتا ہے۔

آیت نمبر 73

سورہ نساء کی آیت 73 کا ترجمہ حضور نے بیان فرمایا۔ یقیناً تم میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو لازماً دیر کریں گے اور اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچے تو کہیں گے اللہ نے مجھ پر احسان کیا کہ میں ان کے ساتھ موجود نہ تھا۔ اس طرح وہ یہ دعویٰ کرتا ہے کہ خدا میرے ساتھ ہے اور رسول خدا ﷺ اور آپؐ کے ساتھیوں کے ساتھ نہیں ہے اللہ نے ان پر پردہ رکھا ہوا ہے اس کی دو حکمتیں تو واضح ہیں اول یہ کہ جو منافق ہیں ان کو منافق سمجھتے رہو مگر کافر نہ کہو۔ کافر وہی ہو گا جو اپنے کفر کا اعلان کرے گا۔ اس آیت کے بارے میں صاحب بحر محیط نے لکھا ہے کہ یہ مان نہیں سکتے کہ یہ مومنوں کے بارے میں ہے۔ طبری نے لکھا ہے کہ جہاد سے رکنا اور بہانے بنانا منافق کی پہچان ہے۔ امام رازی نے کہا ہے کہ بعض مفسرین کے نزدیک منافق کمزور مومن تھے۔ حضور نے فرمایا یہ کمزور مومن نہیں تھے۔ کمزور سے کمزور مومن بھی یہ بات نہیں کر سکتا کہ دیکھو رسول خدا نے (نعوذ باللہ) مصیبت ڈال دی ہے۔ صحابہ کی تو یہ شان تھی کہ جس صحابی کو قتل کیا جا رہا تھا اس نے کہا کہ میں تو یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ مدینہ کی گلیوں میں رسول خدا ﷺ کے پاؤں میں کانٹا چبھ جائے اور میں بچا لیا جاؤں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی تفسیر میں لکھا ہے کہ اب جبکہ قتال نہیں ہو رہا تو دوسروں کے چلتے ہوئے کاموں میں کیوں روکیں ڈالتے ہو۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا وہ سارے احمدی کہلانے والے جو دینی کاموں میں روکیں ڈالتے ہیں وہ سب اس میں شامل ہیں۔ پاکستان میں جب احمدیوں کو کوئی تکلیف آتی ہے تو منافقوں کا گروہ فوراً کہتا ہے کہ دیکھا ہماری بات نہیں مانی تو یہ ہو گیا۔

آیت نمبر 74

اس آیت کا ترجمہ بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ اگر تمہیں اللہ کی طرف سے کوئی فضل نصیب ہو تو یہ ضرور کہے گا کہ کاش میں بھی ساتھ ہوتا۔ گویا ان کے اور تمہارے درمیان کوئی دوستی نہ تھی۔ یعنی اس کو صرف مال غنیمت سے دلچسپی تھی۔ ورنہ جو تکلیف پہنچتی ہے اس میں ساتھ نہیں دیتے۔ تمام احادیث سے ثابت ہے کہ فدائیوں کا یہ عالم تھا کہ ادنیٰ سی تکلیف بھی رسول اللہ ﷺ کو نہ پہنچے۔

گویا کوئی محبت تھی ہی نہیں۔ اس کا بیان کرتے

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2-50 روپے

نمبر 30

مرتبہ- حافظ عبدالحلیم صاحب

اردو کلاس کی باتیں

کلاس نمبر 341

روزہ کے مسائل

فرمایا: روزے کی حالت میں مسواک کی اجازت ہے کہ نہیں؟

آنحضرت ﷺ رمضان میں کافی مسواک کیا کرتے تھے لیکن آپ محتاط بڑے تھے ایک قطرہ بھی حلق کے اندر نہیں جایا کرتا تھا۔ جہاں تک کلّی کا تعلق ہے وہ مجھے یاد نہیں معلوم ہوتا ہے خشک مسواک ہوتی تھی۔ اور صاف کرکے پھر اس کو تھوک دیا کرتے تھے۔ لیکن اگر پانی کی کلّی بھی ساتھ کی جائے (کیونکہ وضو میں تو کرتے ہی تھے) اس لئے اس کا تو کوئی نقصان نہیں۔ لیکن بعض بچے یا بڑے بھی کلّی میں احتیاط نہیں کرتے انسانی منہ کی دو حیثیتیں ہیں یہ انسان کے جسم کی ڈیوڑھی ہے۔ اندر کا حصہ بھی ہے باہر کا بھی حصہ ہے۔ ڈیوڑھی میں جب نکلتے ہیں تو نکلنے والا سمجھتا ہے میں باہر آگیا ہوں جو اندر آتا ہے وہ ڈیوڑھی میں داخل ہوتے ہی سمجھتا ہے میں اندر آگیا ہوں تو ڈیوڑھی گھر کا حصہ بھی اور باہر بھی ہے۔

انسان کا جو منہ ہے یہ بھی ڈیوڑھی ہے اگر کوئی چیز منہ تک ہی رہے مثلاً پانی اگر پورا اگل دیں تو اندر نہیں جائے گا لیکن اپنا منہ کا تھوک اگر نگل لیں۔ تو روزہ نہیں ٹوٹتا تو منہ کے اندر کی چیز جو اندر سے نکلتی ہے وہ اندر ہی رہتی ہے تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔ لیکن جو باہر کی چیز اندر منہ میں جائے ور اندر چلی جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ اس لئے جو بچے ہیں ان کے لئے بہت ضروری ہے کہ کلّی کرتے وقت وہ احتیاط کریں احتیاط ضروری ہے تاکہ اندر پانی نہ جائے اگر بے احتیاطی سے پانی اندر چلا گیا۔ تو روزہ تو نہیں آپ توڑ سکتے لیکن وہ روزہ گنتی میں نہیں آئے گا۔ سارا دن بھوکے پیاسے رہیں گے اور چونکہ اپنی غلطی سے پانی اندر گیا ہے اسلئے وہ روزہ ٹوٹ گیا لیکن گناہ والا روزہ نہیں ٹوٹا اس کی کوئی سزا نہیں ہے سوائے اس کے کہ اس دن آپ کا روزہ شمار نہیں ہوگا لیکن اگر بھول کے کھا پی لیں ایسے شخص کو یاد نہیں کرانا چاہئے یہ عجیب مسئلہ ہے۔ اگر اللہ میاں نے بھلا دیا ہے آدمی غٹا غٹ پانی پی رہا ہے یا کچھ کھا رہا ہے تو باقی لوگ جو روزے دار ہیں وہ چپ کرکے بیٹھے رہیں وہ یاد بھی نہ کرائیں اس کو کہتے ہیں اللہ میاں نے اس کی مہمانی کی ہے۔ مہمانی کا مطلب ہے بھول کے کھا پی لینا لیکن جب یاد آگیا تو اسی وقت تالے لگ جائیں۔ جو منہ میں ہے رکھ دیا لیکن قے نہیں کرنی۔

فدیہ

فدیہ کے بارے میں فرمایا۔

اگر آپ روزہ نہیں رکھتے تو اس کا فدیہ ہے طعام مسکین ایک غریب کا کھانا۔ من اوسط ماتطعمون

کہ تم لوگ گھروں میں عام طور پر جو کھانا کھاتے ہو ویسا ہی کھانا غریب کو دے دیا کرو۔

یہاں لندن میں ہمارے پاس ایسے غریب نہیں ہیں کہ جن کو کھانا دینا پڑے اور اگر دینا بھی ہو تو ایسٹ لندن کا برج (Bridge) ہے نا انڈر گراؤنڈ وہاں جانا پڑے گا روزے کا سارا دن وہیں لگ جائے گا وہاں ایسے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ آجکل اس کا علاج یہ ہے کہ لوگ ربوہ یا قادیان یا شہر میں کسی کو بھیج دیتے ہیں۔ (پاکستان میں کوئی شہر ہو) کہ ہماری طرف سے غریبوں کو کھانا دے دینا۔

لیکن کھانے کی وہی قیمت ہو جو آپ کی سارے مہینے کی اوسط پڑتی ہے درمیانہ کھانا بہت تکلف کی ضرورت نہیں اس کو فدیہ کہتے ہیں۔

کفارہ کیا ہوتا ہے؟

ایک آدمی روزہ نہ رکھ سکے تو روزے کے بدلے کسی کو کھانا کھلا دے اس کو کفارہ کہتے ہیں۔

لیکن بعض لوگوں کو یہ غلط فہمی ہے کہ اگر وہ روزہ رکھ سکتے ہوں تو روزہ نہ رکھیں اور کفارہ دے دیں۔ فرمایا۔

یہ اجازت نہیں ہے۔

کفارہ صرف ان لوگوں کے لئے ہے جو لوگ روزہ رکھ سکتے ہی نہیں۔ ان کو پتہ ہے مثلاً دودھ پلانے والی عورتیں دو سال انہوں نے بچے کو دودھ پلانا ہے اگر عورت دودھ پلا رہی ہو تو روزہ اس کے لئے جائز نہیں۔ اتنا اللہ میاں نے بچوں پر احسان کیا ہے۔ فرمایا ہے کہ دودھ پلانے والی عورتوں کے لئے روزہ نہیں ہے۔ مگر دو سال کے بعد پھر اگر ان کی صحت اچھی ہو تو وہ روزے جو ضائع ہوئے ہیں ان کو پھر رکھنے پڑیں گے۔ مگر کفارہ ان کے لئے ہو جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود نے لکھا ہوا ہے کہ عورتیں اگر دودھ پلائیں ان کے لئے کفارہ تو ہے مگر اس صورت میں روزہ نہیں رکھنا کہ اگر ان کو بیماری کوئی ایسی لگ جائے خدانخواستہ کہ پھر ان کو ڈاکٹر بتا دے کہ تم اب مرتے دم تک اس بیماری سے ٹھیک نہیں ہو سکتیں۔ بعضوں کو معدے کے السر ہو جاتے ہیں کچھ اور تکلیفیں ہو جاتی ہیں۔ تو فرمایا ان کے لئے یہ ایک کفارہ ہو جاتا ہے ان کو پھر روزے رکھنے کی ضرورت نہیں۔

سفر میں روزہ

سفر کی حالت میں روزہ کے متعلق فرمایا۔

سفر کی حالت میں بالکل روزہ نہیں رکھنا۔

فرمایا سفر ہوتا کیا ہے؟

لندن سے ہارٹلے پول اگر چلو تو سفر ہے سارا رستہ سفر ہے گھر سے نکلنے کے بعد جب اپنے محلے اپنے علاقے کی حد چھوڑ دی تو سفر شروع ہو گیا نماز قصر ہو گی روزہ نہیں رکھنا۔ ہارٹلے پول کی بحث نہیں ہے۔

اللہ نے سفر کی کوئی تعریف نہیں فرمائی کہ سفر کس کو کہتے ہیں حد کوئی نہیں۔ حضرت مسیح موعود نے یہ مسلک لیا ہے اور بعض پرانے فقہاء نے بھی۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بھی یہی مسلک تھا) کہ اگر تم کسی جگہ چلنے لگو تمہارا دماغ تمہارا دل خود بتائے گا کہ سفر ہے کہ نہیں۔

انسان کو پتہ ہوتا ہے کہ میں سفر پہ جا رہا ہوں۔ اگر سفر پر نہ جائے تو کئی دفعہ موٹر پہ لمبی سیر کرکے آدمی واپس آجاتا ہے اور سمجھتا ہے کہ سفر نہیں ہے۔ یونہی ایک سیر کی ٹرپ تھی لیکن اگر سفر پہ جائے تو پتہ ہوتا ہے کہ میں مسافر ہو گیا ہوں وہ اگر شہر سے پانچ میل بھی باہر جائے گا تو سفر ہو گا اور واپس آکر جہاں سے سفر شروع ہوا تھا اس سے پہلے اگر وہ نماز قصر کرکے پڑھ لے تو جائز ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق روایت آتی ہے کہ سفر سے آ رہے تھے شہر کے باہر قیام کیا نمازیں قصر پڑھیں اور پھر چلے گئے۔ یہ ناجائز بات نہیں کیونکہ بعض دفعہ سفر سے انسان بہت تھک جاتا ہے اور سمجھتا ہے کہ گھر پہنچوں گا تو نماز کے لئے ہمت نہیں ہو گی۔ جب ہمت ہے تو اس وقت آرام سے باہر پڑھ لو۔ قصر بھی ہو جائے گی اللہ کی خاطر ثواب بھی ہو جائے گا اور نماز میں دل لگا رہے گا تو روزے میں بھی سفر معین طور پر میلوں یا کلومیٹر سے نہیں ناپا جاتا ہر انسان اپنے دماغ میں رکھ سکتا ہے کہ میں سفر پہ جا رہا ہوں۔

تین دن کا سفر ہو تو روزے معاف ہیں۔ تین دن سے زیادہ ہو جائے تو پھر روزوں کے لئے وہ سفر نہیں رہتا پھر وہ اپنے گھر کی طرح روزے رکھے گا لیکن اگر آپ تین دن سے پہلے چل پڑیں۔

تین دن کا مسئلہ روزوں کے لئے ہے۔ نماز کے لئے پندرہ دن یا چودہ دن کا مسئلہ ہے چودہ دن تک نمازیں قصر ہو سکتی ہیں۔ نمازوں کا سفر لمبا ہے روزوں کا چھوٹا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے سفر میں روزوں کا ایک یہ موقف اختیار فرمایا کہ کہیں گئے ہیں اور اگر پتہ نہ ہو کہ کب واپس آنا ہے تو چھ مہینے بھی ٹھہریں ایک جگہ تو وہ سفر ہو گا۔ حضرت مسیح موعود گورداسپور مقدمے میں جایا کرتے تھے اور وہاں بعض دفعہ پڑاؤ لگ جاتا تھا کچھ پتہ نہیں کب پیشی ہو گی۔

اس زمانے میں یہ تو نہیں تھا کہ انسان گاڑی پہ بیٹھ کے واپس آجائے تاریخیں اس طرح جلدی جلدی نہیں نکلا کرتی تھیں۔ دیر سے بھی نکلتی تھیں تو اچانک۔ حضرت مسیح موعود ایک جگہ ٹھہرے ہوئے۔ بعض دفعہ ایک ایک مہینے سے بھی زیادہ ٹھہرے رہے۔ لیکن نمازیں قصر کیں۔ آپ نے فرمایا اللہ کا حکم ہے سفر کی حالت میں نمازیں قصر کرو۔

سفر کی شرط یہ ہے کہ پتہ ہو کہ پندرہ دن کے اندر میں نے یہاں سے کوچ کر جانا ہے تو وہ سفر ہے۔ اگر پتہ ہو کہ پندرہ دن یا چودہ دن سے ایک دن بھی اوپر رہنا ہے تو پہلے دن بھی سفر نہیں ہو گا۔ چودہ دن یا پندرہ دن تک آپ نے ٹھہرنا ہو تو پہلے دن بھی سفر نہیں ہو گا اور اگر آپ رمضان میں سفر پر جائیں کہیں ٹھہریں آپ کو پتہ ہو کہ چار پانچ دن سے زیادہ ٹھہرنا ہے۔ تو پہلے تین دن کی بھی چھٹی نہیں ہو گی۔ رسول اللہ ﷺ کا ایک فرمان ہے۔ لیس من البر الصوم فی السفر کہ سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔

فطرانہ اور عید فنڈ

فطرانہ اور عید فنڈ کے متعلق فرمایا۔

فطرانہ رسول اللہ ﷺ کی ہدایت پر دیا جاتا تھا اس فنڈ سے غریبوں کی عید منانے کے لئے پیسے استعمال ہوتے تھے یا چیزیں بھی دی جاتی تھیں اس لئے لازم ہے کہ رمضان ختم ہونے سے پہلے عید شروع ہونے سے پہلے فطرانہ دے دیں۔ فطرانہ کتنا ہوتا ہے؟

فطرانہ کے لئے پرانے زمانے میں ایک صاع گندم یا اس قسم کی چیزیں مقرر تھیں۔ (کم سے کم اتنا) اس کی قیمتیں بدلتی رہتی ہیں اور ہر ملک کے حالات بھی الگ الگ ہیں۔

یہاں پر ایک سیر گندم کی کوئی بھی قیمت نہیں۔ اگر ایک سیر گندم دے دو تو غریب کا کچھ نہیں بنے گا لیکن بعض غریب ملکوں میں بہت قیمت ہے تو فطرانہ سب کو دینا چاہئے مگر اپنے گھر کے جتنے افراد ہیں سب کی طرف سے دینا ہے۔ نوکروں کی طرف سے بھی دینا ہے۔ بڑے چھوٹے سب کی طرف سے۔ اور فطرانہ جماعتیں اپنے حالات دیکھ کر مقرر کرتی ہیں۔

یہاں آجکل فطرانہ ڈیڑھ پاؤنڈ ہے۔ فرمایا آپ کے گھر میں جو بچہ اس دن پیدا ہوا اس کا بھی فطرانہ ہے۔ سب کا فطرانہ ڈیڑھ پاؤنڈ فی کس کے حساب سے نکال کے ایک طرف رکھ دیں۔ اور عید فنڈ جو ہے وہ صرف گھر کے مالک پر پڑتا ہے ہر گھر کے مالک کو پانچ پاؤنڈ دینے ہیں خواہ گھر بڑا ہو یا چھوٹا ہو تو یہ Head of the Family کے اوپر پڑتا ہے ایک سوال کے جواب میں حضور نے لئیق احمد صاحب طاہر مربی سلسلہ سے دریافت فرمایا انہوں نے جواب میں عرض کیا کہ ہر کمانے والے پر عید فنڈ ہے تو حضور نے فرمایا اگر کوئی کمانے والا ہو تو اس کو بھی عید فنڈ دینا پڑے گا۔

☆......☆......☆......☆

الفضل خود خرید کر پڑھئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرمودات حضرت خلیفتہ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

کیا ساری دُنیا میں ایک ہی دِن عید یا رمضان کا آغاز ہو سکتا ہے

چودہ سو سال قبل صحرائے عرب کے نبی امیؐ پر نازل ہونے والی فلکیاتی علوم پر مشتمل صداقتیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ" اس عظیم عنوان کے بعد یہ جو اس مضمون سے پردہ اٹھایا جا رہا ہے پھر فرمایا ہے کہ روزے رکھو اور صاف پتہ چلتا ہے کہ پہلے ذہن اور قلب کو تیار کیا جا رہا ہے 'کیا ہونے والا ہے؟ کون سا عظیم مہینہ آ رہا ہے؟ "فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ" شھد سے مراد ہے جو رمضان کو طلوع ہوتا دیکھے۔ یعنی رمضان کا چاند جس پر طلوع ہوگا وہ روزے رکھے۔

اب رمضان کا مہینہ اصل میں بیک وقت 'ہر جگہ اکٹھا طلوع نہیں ہوتا اور یہ بحثیں عام اٹھ رہی ہیں کہ کیوں نہ کوئی ایسا طریقہ اختیار کیا جائے کہ سب (۔) بیک وقت روزے رکھیں اور یہ جو جھگڑے چل رہے ہیں آج ان کا رمضان شروع ہو گیا کل ان کا رمضان شروع ہو گیا ان جھگڑوں کا قضیہ ہی چکا دیا جائے مگر قرآن تو نہیں چکاتا۔ قرآن کریم نے تو اس مضمون کو کھلا چھوڑا ہوا ہے۔ (۔) ہو سکتا ہے کہ ایک ہی ملک میں رہتے ہو اور اس ملک کے افق الگ الگ ہوں اور اگر ایک شخص نے "من شھد منکم الشھر" اس کے وقت کو پایا ہو تو اس پر فرض ہے کہ روزے رکھے۔ ایک وہ جس نے نہیں پایا اس پر فرض نہیں ہے بلکہ مناسب نہیں ہے کہ رکھے۔ اسے انتظار کرنا ہوگا جب تک اس آیت کا اطلاق اس پر نہ ہو۔

تو رمضان بھی بعینہ ایک ہی تاریخ کو ہر جگہ شروع نہ ہوتا ہے نہ ہو سکتا ہے۔ ممالک بدل جائیں تو پھر تو ویسے ہی ناممکن ہے کیونکہ جب بھی رمضان کا چاند طلوع ہوگا اس وقت کسی جگہ گھپ اندھیرا' آدھی رات ہوگی' کسی جگہ صبح کا سورج طلوع ہو رہا ہوگا' کسی جگہ دوپہر ہوگی' کسی جگہ عصر کی نماز پڑھی جا رہی ہوگی تو کیسے ممکن ہے کہ خدا نے جو نظام پیدا فرمایا ہے اس کے برعکس احکام جاری فرمائے۔ اس لئے "من شھد" کا مضمون جو ہے بہت ہی اہمیت رکھتا ہے۔ ہرگز خدا کا یہ منشاء نہیں کہ سب اکٹھے روزے رکھیں' اکٹھے ختم کریں۔ ہرگز یہ منشاء نہیں کہ تمام دنیا میں ایک دن عید منائی جائے یا سارے ملک میں اگر وسیع ملک ہے ایک ہی دن عید منائی جائے۔ چھوٹے ملک میں تو ممکن ہے مگر وسیع ممالک بعض ایسے ہیں جو شمال سے بہت دور تک جنوب کے ایک حصے میں پھیلے ہوئے ہوتے ہیں' ان کے افق بدل جاتے ہیں یا شرقاً غرباً بہت وسیع ہیں۔ اب چلی (CHILLI) کو دیکھیں کہ کتنا اوپر سے امریکہ کے وسط سے قریباً شروع ہو کر اور جنوب میں وہاں تک چلا جاتا ہے کہ اس سے آگے کوئی اور ملک نہیں ہے جو قطب جنوبی کے قریب تر ہو اس سے۔ اور روس کی چوڑائی اتنی ہے کہ تین گھنٹے کا فرق پڑ جاتا ہے روس کے اندر بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ امریکہ کی چوڑائی میں وسعت اتنی بڑی ہے کہ وہاں بھی کم و بیش اتنا ہی فرق پڑ جاتا ہے تو یہ کیسے کہا جا سکتا ہے کہ ایک ملک میں بھی بیک وقت رمضان شروع ہو سکتا ہے یا بیک وقت ایک ملک میں ایک عید کا دن طلوع ہو سکتا ہے۔

پس قرآن کریم کے جو الفاظ کا انتخاب ہے بہت ہی پر حکمت ہے اور اپنے مضمون کو خود کھول رہا ہے (۔) "من شھد منکم الشھر فلیصمہ" جس پر یہ مہینہ طلوع ہوگا اسی کو روزے رکھنے ہیں۔ دیکھا دیکھی سنی سنائی بات پر روزے نہیں رکھنے اور یہاں "من" میں صرف ایک فرد واحد مراد نہیں ہے بلکہ وہ قوم ہے جس کا افق ایک ہے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے اس کا طریق یہ جاری فرمایا کہ اگر ایک ہی افق کے لوگ کسی موسم کی خرابی کی وجہ سے اکثر نہ دیکھ سکتے ہوں تو ان میں دو قابل اعتماد یا چار قابل اعتماد' کچھ قابل اعتماد لوگ اٹھ کھڑے ہوں اور وہ کہیں' گواہی دیں کہ ہم نے دیکھا ہے تو اگر افق مشترک ہے تو سب کا ہی رمضان شروع ہو جائے گا اور اگر افق مشترک ہے تو سب ہی کی عید ہو جائے گی۔

تو "من" کا لفظ واحد پر بھی آتا ہے اور جمع پر بھی' یہ مراد نہیں ہے کہ ہر ایک جب تک آنکھ سے دیکھ نہ لے رمضان شروع نہ کرے یہ تو ناممکن ہے۔ جو ہلال ہے خصوصاً پہلے دن کا ہلال وہ تو آنی جانی چیز ہے دیکھتے دیکھتے ہی غائب ہو جاتا ہے۔ انگلیاں اٹھ رہی ہوتی ہیں اتنے میں وہ مطلع سے غائب ہو چکا ہوتا ہے۔ پس ہلال کا مطلع بھی چھوٹا ہوتا ہے اس لئے "من شھد" کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ تم میں سے جو اپنی آنکھوں سے دیکھے صرف وہی شخص روزے رکھے۔ مراد ہے وہ لوگ جن کا افق ایک ہے' جن کے ہمیشہ سے ہی چاند اکٹھے طلوع ہوتے ہیں۔ جب طلوع ہوتے ہیں سب پر ہی طلوع ہوتے ہیں' جب غروب ہوتے ہیں تو سب پر ہی غروب ہوتے ہیں' پس وہ لوگ جن کا افق مشترک ہو ان میں سے کوئی بھی دیکھے تو سب قوم کے دیکھنے کا حکم ان پر صادق آ جائے گا گویا ساری قوم نے دیکھ لیا۔

اب اس مضمون میں ایک پہلو رہ جاتا ہے جس کی عموماً آپ بحثیں سنتے ہیں اور پڑھتے بھی ہیں وہ یہ ہے کہ کیا مشینی ذرائع سے چاند کا علم پانا "من شھد منکم" کے تابع ہو گا یا نہیں ہو گا؟ اگر ہو تو پھر دیکھنا متروک ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مشینوں کے ذریعہ چاند دکھائی دے جاتا ہو لیکن نظر سے نہ دکھائی دیتا ہو۔ تو کیا قرآن کریم کا پہلا عمل یعنی پہلے دور کا عمل اس مشینی عمل کے مقابل پر رد ہو جائے گا۔ یا پہلے دور کا عمل جاری رہے گا اور مشینی دور کا عمل متروک سمجھا جائے گا؟ یہ بحث ہے جو بہت سے لوگوں کو الجھن میں مبتلا رکھتی ہے حالانکہ اس میں ایک ادنیٰ ذرہ برابر بھی کوئی الجھن نہیں۔ الجھن لوگوں کی نافہمی اور ناسمجھی میں ہے ورنہ امر واقعہ یہ ہے کہ نئے دور میں مشینوں کے حوالے سے یا برقیاتی آلوں کے حوالے سے اگر آپ چاند کے طلوع کا علم حاصل کریں تو وہ "من شھد" کے تابع رہتا ہے اور جہاں "من شھد" سے ہٹتا ہے وہاں اس کا عمل در آمد نہیں ہوگا' وہاں بے اعتبار ہو جائے گا۔ جو لوگ نہیں سمجھتے وہ ٹھوکر کھاتے ہیں اور پھر آپس میں خوب ان کی لڑائیاں ہوتی ہیں۔

اس لئے میں آپ کو سمجھا رہا ہوں آگے عید بھی آئے گی' یہ بحثیں چلیں گی' بچوں سے سکول میں بھی گفتگو ہوگی دوسرے بچوں کی' کالجوں میں یہ معاملہ زیر بحث آ جائے گا' بزنس پر' کاموں پر زیر بحث آئے گا۔ اس لئے سب احمدیوں کو اچھی طرح ہر ملک کے احمدی جو یہ خطبہ سن رہے ہیں ان کو اچھی طرح اس بات کو ذہن نشین کر لینا چاہئے۔

چاند جو طلوع ہوتا ہے وہ جب زمین کے کنارے سے اوپر آتا ہے تو اگرچہ سائنسی لحاظ سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ زمین کے افق سے چاند ذرا سا اوپر آ چکا ہے لیکن وہ چاند لازم نہیں کہ نظر سے دیکھا جا سکتا ہو۔ اس لئے سائنس دانوں نے بھی ان چیزوں کو تقسیم کر رکھا ہے۔ اگر آپ اچھی طرح ان سے جستجو کر کے بات پوچھیں تو وہ آپ کو بالکل صحیح جواب دیں گے کہ دیکھو ہم یہ تو یقینی طور پر معلوم کر سکتے ہیں کہ یہ چاند کس دن کتنے بجے طلوع ہوگا' یعنی سورج غروب ہوتے ہی اوپر ہو چکا ہوگا لیکن اس کا مطلب یہ نہ سمجھو کہ اگر موسم بالکل صاف ہو اور کوئی بھی رستے میں دھند نہ ہو تب بھی تم اس کو اپنی آنکھ سے دیکھ سکتے ہو۔ کیونکہ چاند کو طلوع ہونے کے بیس منٹ یا کچھ اوپر مزید چاہئے اور ایک خاص زاویے سے اوپر ہونا چاہئے۔ اگر وہاں تک پہنچے تو پھر آنکھ دیکھ سکتی ہے ورنہ نہیں دیکھ سکتی۔ اس لئے ہو سکتا ہے جیسا کہ پچھلے سال مولویوں نے یہاں کیا کہ آبزرویٹری (Observatory) سے یہ تو پوچھ لیا کہ چاند کب نکلے گا اور انہوں نے وہی سائنسی جواب دے دیا کہ فلاں دن یہ اتنے بجے طلوع ہو جائے گا اور سورج ڈوبنے کے معاً بعد کا وقت تھا۔ تو مولویوں نے فتویٰ دے دیا کہ اس دن شروع ہو جائے گا رمضان یا عید جو بھی تھی۔ اور بعض دوسرے جو ان میں سے سمجھ دار تھے' تعلیم یافتہ مسلمان یہاں موجود ہیں احمدی نہیں ہیں مگر وہ ان باتوں پر غور کرتے ہیں انہوں نے انکار کر دیا۔ انہوں نے کہا ہم تو ایسی عید نہیں کریں گے یا ایسا رمضان نہیں شروع کریں گے اور وہ سچے تھے۔ کیونکہ اگر وہ مولوی صاحبان ان لیبارٹریز سے یا جو ان کے مراکز ہیں آسمانی سیاروں وغیرہ کو دیکھنے وغیرہ کے ان سے پوچھتے تو وہ صاف بتا دیتے کہ نکلے گا تو سہی لیکن تم اس کی شہادت نہیں دے سکتے' تم اپنی آنکھ سے اس کو کبھی بھی نہیں دیکھ سکتے۔ کیونکہ جتنا نکل کے وہ اونچا جاتا ہے اس طلوع سے کوئی آنکھ بھی اس کو اس لئے نہیں دیکھ سکتی کہ وہ زمین کے بہت قریب ہوتا ہے۔ اور زمین کے قریب کی فضا اس کی شعاعوں کو نظروں تک پہنچنے سے پہلے پہلے جذب کر چکی ہوتی ہے۔ اس لئے عین نشانے پر پتہ ہو کہ وہاں چاند طلوع ہو رہا ہے آپ نظر جما کے دیکھیں آپ کو ایک ذرہ بھی کچھ دکھائی نہیں دے گا تو "شھد" کا مضمون اس پر صادق نہیں آئے گا۔

"شھد" کا مطلب ہے جو گواہ بن جائے' جو دیکھ لے' جو پا لے۔ مگر سائنس دان ہی یہ بھی آپ کو بتاتے ہیں اور قطعیت سے بتاتے ہیں کہ اگر اتنے منٹ سے اوپر چاند ہو چکا ہو یعنی سورج ڈوبنے کے بعد مثلاً پندرہ منٹ کی بجائے بیس منٹ تک رہے تو پہلے پندرہ منٹ میں اگر دکھائی نہیں دے سکتا تو آخری پانچ منٹ میں دکھائی دے سکتا ہے یا اس کا زاویہ اتنا ہو کہ وہ زمین کے ایسے افق سے اونچا ہو چکا ہو جو افق چاند اور ہماری راہ میں حائل رہتا ہے اس سے جب اونچا ہوگا تو لازماً دیکھ سکتے ہو۔ پھر بادل ہوں تو الگ مسئلہ ہے لیکن اگر بادل نہ ہوں تو لازماً ننگی آنکھ سے دیکھ سکتے ہو تو پھر "شھد" کا حکم صادق آ گیا۔ کیونکہ "شھد" میں ساری قوم کا دیکھنا تو فرض تھا ہی نہیں۔ کچھ بھی دیکھ سکتے ہوں لیکن اس طرح دیکھ سکتے ہوں جیسے انسان کی توفیق ہے کہ ننگی آنکھ سے دیکھ سکے وہ فتویٰ لازماً ساری قوم پر برابر صادق آئے گا اور وہ لوگ جن کا افق ایک ہے وہ سائنسی ذرائع سے معلوم کر کے پہلے سے فیصلہ کر سکتے ہیں۔

غیر معمولی دنوں والے علاقوں میں روزے

اب ایک بحث یہ ہے کہ رمضان کو سورج سے کیوں نہیں باندھا؟ اس میں بہت سی حکمتیں ہیں مثلاً ہر ملک کا موسم الگ الگ ہے۔ بعض ممالک ایسے ہیں جن میں سردیوں میں دن بالکل چھوٹے رہ جاتے ہیں اور گرمیوں میں بے انتہا لمبے ہو جاتے ہیں۔ بعض ایسے ہیں جہاں شدید گرمی ہے اور دن برابر ہیں۔ بعض ایسے ہیں جہاں شدید گرمی ہے اور پھر دن برابر نہیں ہیں۔ تو اگر ایک ہی سورج کے حساب سے مہینہ مقرر کر دیا جاتا تو وہ مہینہ ہر جگہ ایک ہی طرح ایک ہی موسم میں رہتا' کبھی اس میں تبدیلی نہ ہوتی۔ ناروے کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لوگوں کے لئے مثلاً اگر وہ مہینہ سردیوں میں ہوتا تو ناروے کے لوگوں کے لئے ادھر روزہ رکھا ادھر کھولنے کا وقت آگیا اور جو جنوبی قطب کے پاس رہتے ہیں ان کا روزہ ختم ہی نہ ہوتا۔ جو زیادہ قریب ہیں وہ تو سال بھر روزہ چلتا لیکن جو ذرا مناسب فاصلے پر ہیں ان کا بھی ہو سکتا ہے تیئس (23) گھنٹے کا روزہ ہو۔ ایک گھنٹے کے اندر نمازیں بھی پڑھنی ہیں، تہجد بھی پڑھنے ہیں، کھانا بھی کھانا ہے اور پھر تیئس گھنٹے کے روزے کے لئے تیاری کرنی ہے۔ اول تو جو تیئس (23) گھنٹے والا واقعہ ہے وہ احادیث کے مضمون کی روشنی میں حقیقت میں ممکن ہی نہیں ہے یہ بھی میں آپ کو اچھی طرح سمجھا دوں۔ اس لئے یہ قرآن کریم نے جو فرمایا ہے علامتیں جاری فرمائی ہیں دو طرح سے۔ ایک علامتیں وہ ہیں جن کا تعلق چاند سے ہے' ایک علامتیں وہ ہیں جن کا تعلق سورج سے ہے۔ رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں عبادتیں دو طرح اکٹھی ہو گئی ہیں۔ کسی اور مہینے میں اس طرح عبادتیں اکٹھی نہیں ہوئیں جس طرح رمضان کے مہینے میں عبادتیں ہر پہلو سے جڑ گئی ہیں یعنی سورج کے سال کا بھی تعلق ہے اور چاند کے سال کا بھی تعلق ہے۔ جہاں تک قرآن کریم کی عبادات کا تعلق ہے۔ آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ روزانہ نمازیں بھی تو مغرب کے بعد آتی ہیں۔ آتی تو ہیں مگر وہ سورج کے حوالے سے آتی ہیں چاند کے حوالے سے نہیں۔ پانچ نمازیں جو فرض ہیں اور تہجد کے وقت یہ سارے کے سارے سورج کی علامتوں سے تعلق رکھے ہوئے ہیں۔ چاند کے تعلق سے جو عبادت آتی ہے وہ صرف رمضان کی ہے۔ یا پھر حج ہے جو چاند سے تعلق رکھتا ہے مگر اس کے علاوہ تمام عبادتیں سورج سے تعلق رکھتی ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے سورج کے ساتھ نمازوں کو باندھ کر یہ بات ناممکن بنا دی ہے کہ ایک انسان علامتوں کے مطابق ایسی جگہ پانچ نمازیں ادا کر سکے جو شمالی قطب یا جنوبی قطب کے بہت قریب ہو۔ اور یہ ناممکن بنا کر آنحضرت ﷺ کو اس کی اطلاع فرما دی کہ ایک زمانہ آنے والا ہے' دجال کا زمانہ جب کہ دن دنیا میں بعض جگہ روزمرہ کے چوبیس گھنٹے کے دن ہوں گے اکثر جگہ تو یہی ہو گا لیکن بعض ایسی جگہیں بھی ہوں گی جہاں لمبے بھی ہوں کہیں چھ مہینے کا دن بھی ہو گا کہیں سال کا دن بھی ہو گا۔ یہ اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو مطلع فرمایا تاکہ آئندہ زمانے کے انسان کے لئے مشکل نہ رہے۔ اس کے ساتھ ہی صحابہ میں سے کسی نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ کیا جب ایک سال کا دن آئے گا تو ہم اس ایک سال میں پانچ نمازیں پڑھیں گے۔ آپؐ نے فرمایا بالکل نہیں اندازہ لگا کر اپنے ویسے ہی دن تقسیم کرنا جیسے روزمرہ کے معمول کے دن ہیں اور جب وہ دن گزرے تو اس کے مطابق اپنی پانچ نمازیں پوری کیا کرنا۔

تو جہاں سورج کی ظاہری علامتیں قاصر رہ جائیں کہ وہ ایک دن کے خدوخال کو نمایاں کر سکیں، جہاں سورج کی ظاہری علامتیں عاجز آ جائیں کہ دن کو چوبیس (24) گھنٹے کے اندر باندھے رکھیں وہاں نمازوں کے احکامات بدل گئے وہاں اندازے شروع ہو گئے اور اندازوں کی شریعت نے اجازت دی۔ اور اس میں حکمت ظاہر و باہر ہے۔ اول تو یہ کہ لمبے روزے میں تو سارے ہی شہید ہو جاتے ایک ہی روزے میں۔ اور چھوٹے روزے کا پتہ ہی نہ لگتا کہ کیسے رکھیں وہ ایک تماشہ سا بن جاتا۔ مگر جہاں بھی یہ اجنبی دن چڑھتے ہیں خواہ وہ ایک دن کے چوبیس (24) گھنٹے کے دائرے میں بھی رہیں تو قرآن کریم کا کمال یہ ہے عبادت کی علامتیں ایسی بتائی ہیں کہ وہاں علامتیں عبادت کو ان دنوں کے اندر ساکت کر دیتی ہیں اور اندازہ شروع ہو جاتا ہے۔ یعنی غیر معمولی دن کے لئے ضروری نہیں کہ چوبیس گھنٹے سے لمبا ہو۔ چوبیس گھنٹے سے قریب دن پہنچا ہوا ہو تب بھی وہ ناممکن دن بن جائے گا اور جہاں وہ ناممکن دن بنے گا وہیں سے اندازہ شروع ہو جائے گا۔

اس کی مثال میں آپ کو سمجھا دوں کیونکہ ناروے سے بھی مجھے سوال آئے ہوئے ہیں بعض دوسرے ملکوں سے بھی اس لئے میں اس خطبے میں ساری باتیں کھول رہا ہوں کیونکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے اکثر احمدی جہاں جہاں بھی اب یہ آج کل ٹیلی ویژن پہنچ رہی ہے یہ خطبہ سنتے ہیں، سن رہے ہیں۔ بات یہ ہے کہ اگر دن فرض کریں اٹھارہ گھنٹے کا ہو یعنی سورج نکلنے سے (روزے کی بات نہیں کر رہا) دن سورج نکلنے سے غروب ہونے تک اٹھارہ گھنٹے ہوں تو پیچھے چھ گھنٹے کی جو رات رہ جائے گی اس رات میں صبح اور شام کی شفق اتنی پھیل چکی ہو گی کہ ان کے درمیان سیاہی آئے گی ہی نہیں۔ پس جب سیاہی غائب ہو گئی تو نمازوں کی تقسیم ممکن نہ رہی۔ مغرب کس وقت پڑھیں گے، عشاء کس وقت پڑھیں گے، تہجد کس وقت ہو گی، صبح کس وقت طلوع ہو گی یہ ایک ہی چیز ہو جاتی ہے۔ چنانچہ ہم نے خود یہ ایسے دن دیکھے ہیں جب ہم گرمیوں میں ایک دو سال پہلے ناروے گئے تھے شمال کی طرف تو جہاں چوبیس گھنٹے کا دن شروع ہو چکا تھا وہاں تو بالکل ہی معاملہ اور ہے۔ وہاں تو صبح بھی سورج دوپہر کو بھی، رات کو بھی، آدھی رات کو بھی اور سورج نکلے ہوئے میں تہجد پڑھنی پڑتی تھی مگر اندازے کر کے۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ اصدق الصادقین ہیں، سب سچوں سے بڑھ کر سچے اور یہ ایک بات بھی آپ کی سچائی پر سورج سے بڑھ کر زیادہ روشن گواہ بن جاتی ہے۔ اس اندھیرے زمانے میں اتنی روشنی سے چودہ سو سال بعد کے حالات معلوم کئے اور ان پر روشنی ڈالی۔ اتنی دور تک روشنی ڈالنے والا نبی اس شان کا کوئی دکھاؤ تو سہی۔ فرمایا وہ دن ہوں گے جب بھی وہ دن عام عادت سے بدل چکے ہوں۔ آپ نے فرمایا ہے روزمرہ کے عادی دنوں کے مطابق اندازے کرنا۔ عادی دن وہ ہیں جن میں پانچ نمازیں سورج کی علامتوں کے لحاظ سے ایک دوسرے سے ممتاز کی جا سکتی ہیں۔ جہاں وہ نمازیں ممتاز نہیں ہو سکتیں وہاں اندازہ شروع۔ اور پھر کوئی مشکل باقی نہیں رہتی۔ تو اس لئے یہ قرآن کریم کا کمال ہے کہ رمضان مبارک کو چاند کے ساتھ جو باندھا ہے اب میں اس طرف واپس آرہا ہوں، اس میں حکمت یہ ہے کہ یہ مہینہ جگہ بدلتا رہتا ہے۔ کبھی یہ جنوب والے لوگوں کے لئے آسان ہو جاتا ہے۔ کبھی شمال والوں کے لئے۔ پس ایسے موقع پر اگر یہ سورج والا مہینہ ہوتا تو بعض لوگوں پر ہمیشہ بہت ہی سخت رہتا۔ لمبے سے لمبا دن اور پر آزار دن جس میں گرمی سے لوگوں کی زبانیں سوکھ جاتیں اور تڑپ تڑپ کے بعض جان دے دیتے۔ ہمیشہ مسلسل ایسی ہی تکلیف لے کر ان کے لئے آتا۔ اور بعض جگہ اتنا چھوٹا ہوتا اور موسم بھی ٹھنڈا کہ ان کو پتہ ہی نہیں لگتا بلکہ ان کے لئے یہ مصیبت ہوتی کہ کھائیں کیسے۔ ایک روزہ افطار بھی کریں اور سحر بھی کریں، بیچ میں تہجد بھی پڑھیں، چند گھنٹوں کے اندر یہ ممکن نہیں ہے۔ پس کتنے گھنٹے کے لئے ممکن ہے اس کی علامتیں ساتھ بیان فرما دی گئیں کہ جہاں سورج کی علامتوں سے عبادتیں کھل کے واضح ہوں، جہاں رمضان پر یہ بات صادق آئے کہ سفید دھاگہ کالے دھاگے سے ممتاز ہو سکے وہ دن معمول کے دن ہیں۔ جہاں ان میں سے کوئی علامت اطلاق نہ پائے وہاں تم نے اندازے کرنے ہیں۔

معمول کے ایام سے مراد

معمول کے دن قرآن کی تعریف سے یہ بنیں گے کہ جن دنوں میں صبح کی سفیدی اور شام کی شفق کے درمیان ایک اندھیرا حائل ہو تاکہ قرآن کریم کی یہ بات پوری اتر سکے کہ سفید دھاگہ کالے دھاگے سے الگ ہو جائے۔ اور اگر دونوں دھاگے ہی سفید ہوں تو پھر الگ کیسے ہوں گے۔ اس لئے تمام جماعتوں میں علماء کے ایسے بورڈ بنانے چاہئیں۔ ان تمام جماعتوں میں جو یا جنوب کے زیادہ قریب ہیں یا شمال کے زیادہ قریب ہیں تاکہ اپنی اپنی جماعتوں کی راہنمائی کر سکیں۔ اور امر واقعہ یہ ہے کہ ایک ہی ملک میں بعض دفعہ ایک رمضان ایک جگہ غیر معمولی ہو جاتا ہے دوسری جگہ معمولی رہتا ہے اور جتنا شمال کی طرف یا جنوب کی طرف جائیں گے اتنا ہی ایک ملک کے اندر رہتے ہوئے بھی تفریق کرنی پڑتی ہے۔ پس بجائے اس کے کہ آپ ہر بات مرکز سے لکھ کر ہم سے حساب کروائیں، اصول سمجھ لیں اور پھر جو آپ کے ہاں مختلف گورنمنٹ کے محکمے ہیں موسمیات کے ان سے مشورہ کریں۔ آبزرویٹری (Observatory) جو بھی ہے جو بھی ان کی رصد گاہیں بنی ہوئی ہیں جہاں سے وہ زمین و آسمان کا مطالعہ کرتے ہیں یعنی موسمیات کے دفتر اور ان کے محکمے ان سے مشورہ کر کے تو مختلف جماعتوں کے لئے رمضان سے پہلے ہی ان کے شیڈول (Schedule) بنانے چاہئیں۔ اور بتانا چاہئے کہ فلاں جماعت کا معمول کا رمضان فلاں دن سے فلاں دن تک ہے اور فلاں دن سے فلاں دن تک کا جو رمضان کا حصہ ہے وہ معمول سے نکل گیا ہے اس لئے وہاں آپ کو قرآن کریم اختیار دیتا ہے اور آنحضرت ﷺ یعنی آنحضرت ﷺ نے جو قرآن کا مفہوم سمجھا اور وہی درست ہے وہ آپ کو اختیار دیتا ہے کہ اندازے کے مطابق اپنی نمازوں کو بھی تقسیم کریں اور روزوں کے وقت بھی مقرر کریں۔

اور ایسی صورت میں دو طریق ہیں دونوں میں سے ایک آپ اختیار کر سکتے ہیں۔ ایک یہ ہے کہ معمول کے دن کے روزوں سے مراد بارہ گھنٹے کا دن، بارہ گھنٹے کی رات لے لی جائے جو وسطی ہے۔ لیکن اگر یوں کریں گے تو ان دنوں کا اس ملک کے باقی دنوں سے بہت زیادہ فرق ہو جائے گا اور جہاں بھی معمول کے دنوں کا غیر معمولی دنوں سے جوڑ ہو گا وہاں تفریق بہت بڑی ہو جائے گی۔ اس لئے دوسرا جو طریق ہے جو میرے نزدیک زیادہ مناسب ہے وہ یہ ہے کہ اپنے سے قریب تر معمول کے دنوں کے مطابق عمل کریں۔ یعنی اگر ساٹھ (60) یا ستر (70) ڈگری شمال پر ایک ملک کا کوئی شہر آباد ہے اور اس ملک کا ایک حصہ پچاس (50) ڈگری یا چالیس (40) ڈگری شمال پر بھی ہے اگر ایک سال میں جو جنوبی حصہ ہے اس کا سارا رمضان معمول کا رمضان ہے یعنی سورج کی علامتیں اور چاند کی علامتیں پوری اس پر صادق آ رہی ہیں اور شمالی حصے پر صادق نہیں آ رہیں تو بجائے اس کے کہ وہ چھلانگ لگا کر خط استواء تک پہنچے اور وہاں کا معمول پکڑے، عقل تقاضا کرتی ہے کہ اپنے ہی ملک میں جو قریب تر جگہ ہے جہاں معمول کے روزے چل رہے ہیں ان کے اندازے کے مطابق اپنے روزوں کے اندازے کر لیا کرے۔ تہجد کا وقت بھی اس کے مطابق کرے اور سحری کا وقت بھی اور افطاری کا وقت بھی اور اس طریق پر انشاء اللہ تمام جماعت (۔) کو وقت کے اختلاف کے باوجود بھی ایک وحدت ضرور نصیب ہو گی۔

(خطبہ جمعہ 19 جنوری 1996ء)

(الفضل انٹرنیشنل لندن 8 مارچ 96ء)

نوافل کا شوق

پنج وقتہ نماز باجماعت کے علاوہ صحابہ کرام زیادہ سے زیادہ نوافل ادا کرنے کا شوق رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ تین صحابی حضور ﷺ کی ازواج مطہرات کے پاس آئے۔ اور آپؐ کی عبادات سے متعلق استفسار کیا۔ جب انہیں بتایا گیا تو انہوں نے کہا کہ اگر حضور ﷺ اس قدر عبادت بجالاتے ہیں تو ہمیں تو اس سے بڑھ کر ادا کرنی چاہئے ان میں سے ایک نے کہا میں آئندہ ساری ساری رات عبادت کروں گا اور نہیں سوؤں گا۔ دوسرے نے کہا میں سارا سال روزے رکھوں گا۔ تیسرے نے کہا میں شادی نہیں کروں گا (اور ساری زندگی عبادات میں گذار دوں گا) جب حضور ﷺ کو اس کا علم ہوا تو آپؐ نے انہیں منع فرمایا کہ میں تم سے زیادہ خدا تعالیٰ کا خوف رکھنے والا ہوں۔ میں رات سوتا بھی ہوں اور عبادت بھی کرتا ہوں۔ میں روزے بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں اور میں نے شادی بھی کی ہے۔

جس نے میری سنت چھوڑ دی وہ مجھ میں سے نہیں ہے۔

(بخاری کتاب النکاح باب الترغیب فی النکاح)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شعرائے اردو ادب

غالب - فطرت کا شاعر

راشد متین احمد صاحب

ابتدائے آفرینش سے جنت ارضی پر ایسے گلہائے رنگا رنگ نمو پذیر ہوتے رہے ہیں جنہوں نے اپنی خوشبو سے زمانہ کو معطر کیا لیکن ایسے پھول صدیوں میں کہیں ایک دفعہ کھلتے ہیں جو اپنی فانی عمر گزار کر مر نہیں جاتے بلکہ اپنے کارہائے نمایاں کے طفیل اک نئی اور نسبتاً زیادہ پائیدار زندگی حاصل کر لیتے ہیں۔ ایک ایسا ہی پھول 1798ء میں شعروادب کی دنیا میں کھلا اور حوادث حالات کے تھپیڑے سہنے کے باوجود اپنی خوشبو سے فضاؤں کو مہکاتا رہا تا آں کہ 1869ء میں راہئ عدم ہو گیا۔ مگر آج بھی اس کی مہک عالم ادب کو مہکا رہی ہے اور شاید رہتی دنیا تک مہکاتی رہے۔ یہ پھول اسد اللہ خان غالب تھا۔

غالب کا تعلق ایک ترک خاندان سے تھا اور یہ ایرانی النسل تھے ایک روایت کے مطابق غالب کے مورث اعلیٰ محمد علی شاہ رنگیلے کے دور میں سمرقند سے دہلی آئے۔ مغلیہ سلطنت آخر کار زوال پذیر ہوتے ہوتے بہادر شاہ ظفر کی شکست پر منتج ہوئی۔ یہ ایک ایسا دور تھا جو اسلامی ہند کی تاریخ میں کبھی نہ آیا تھا۔ ہر طرف ایک افراتفری کا عالم تھا۔ اسلامی حکومت کا چراغ ٹمٹما رہا تھا۔ یہ دور تھا جو غالب کو میسر آیا اس پر غالب کی ذاتی زندگی بھی تلخیوں اور محرومیوں کی اک داستان ہے۔ بچپن میں والد کا سایہ سر سے اٹھا جلد ہی چچا کی پرورش اور شفقت سے بھی محروم ہونا پڑا۔ تیرہ برس کی ناپختہ عمر میں شادی کے بندھن میں جکڑ دیئے گئے اس پر ازدواجی زندگی خوشگوار نہ گزری بچے یکے بعد دیگرے فوت ہوتے گئے۔ بچپن کی آسودہ حالی کی نسبت جوانی اور بڑھاپے میں بتدریج تنگی حالات نے ستائے رکھا۔ ایک طرف اپنے اجداد کی عظمت کا احساس تو دوسری طرف ایک قلیل پنشن پر گزارہ اور زمانے کی ناقدر شناسی کا غم اس کے علاوہ۔ غرض یہ تمام حالات تا مرگ غالب کے دامن گیر رہے۔

اردو شاعری کا جب بھی ذکر کیا جائے گا غالب کا ذکر ضرور ہو گا۔ غالب کو عالم گزران سے رخت سفر باندھے تقریباً ایک سو تیس (130) برس ہونے کو ہیں اور اس دوران غالب اور کلام غالب پر جتنا کچھ لکھا جا چکا ہے شاید ہی کسی پر لکھا گیا ہو۔ لیکن ایک بات روز روشن کی طرح واضح اور عیاں ہے کہ اپنے زمانہ میں غالب کی وہ قدر نہ کی گئی جس کا کہ وہ حقدار تھا۔ اس کی ایک وجہ اس کی پہلو دار شخصیت اور جدت طراز طبیعت بھی تھی۔ غالب نے جو کہا روش جاریہ سے ہٹ کر کہا جس پر اس کے ہم عصروں نے ع

مگر ان کا کہا یہ آپ سمجھیں یا خدا سمجھے

کے نشتر چلائے اور جواباً غالب کو یہ معذرت پیش کرنا پڑی کہ ع

گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل

لیکن باوجود اس کے غالب نے جو پیشین گوئی اپنے متعلق اک فارسی شعر میں کی تھی وہ آج حقائق و واقعات کی روشنی میں صدفی صد پوری ہوتی نظر آتی ہے کہ یعنی میرے ستارہ شہرت کو عدم میں قبول ہوا ہے اس لئے میرے شعروں اور میری شاعری کی شہرت بعد میرے مرنے کے روئے زمین پر ہو گی۔ زندگی بھر غالب کو جن محرومیوں' مجبوریوں اور ناقدری کا سامنا رہا اس کی تلافی آج اس طرح ہوئی کہ آج غالب کا نام روئے زمین پر زندہ ہے۔

مولانا حالی کی "یادگار غالب" 1897ء میں منظر عام پر آئی تو لوگوں کو حقیقی معنوں میں غالب سے آگہی ہوئی اور غالب کا چرچا ہونے لگا پھر اک دور ایسا بھی آیا کہ جب داغ کا ڈنکا بجتا تھا اور لوگوں نے دیوان غالب کو طاق نسیاں کر دیا مگر اس دور کے بعد پھر غالب' غالب آ گیا اور آج وہ اس مقام پر کھڑا ہے کہ اردو زبان کبھی اس کی عظمت کو فراموش نہ کر سکے گی اور خاص طور پر جب تک اردو شاعری میں صنف غزل موجود ہے غالب زندہ رہے گا۔

شاعری کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ شاعری فلسفہ نہیں ہے مگر اعلیٰ پائے کی شاعری ہمیشہ دعوت فکر دیتی ہے اور یہ دعوت فکر غالب کے کلام میں بکثرت ملتی ہے۔ وہ انسانی نفسیات کا شاعر ہے اس کو پڑھتے ہوئے قاری بے اختیار ہو کر پکار اٹھتا ہے کہ ع

دیکھنا تقریر کی لذت کہ جو اس نے کہا
میں نے یہ جانا کہ گویا یہ بھی میرے دل میں ہے

کلام غالب کا مطالعہ کرتے ہوئے یہ احساس اجاگر ہوتا ہے کہ وہ کسی بھی بات اور نظریے کو آسانی سے قبول کرنے پر آمادہ نہیں ہے وہ کسی ایک بات پر قانع نہیں ہو جاتا بلکہ وہ نئے سے نئے سربستہ رازوں سے پردہ اٹھانے کی جستجو میں ہے۔ اس کی پہلو دار شخصیت کی طرح اس کا کلام بھی مدوجزر رکھتا ہے۔ رمز و ایمائیت' لطافت خیال' زندگی کا حقیقت پسندانہ تصور' طنز و مزاح و شوخی و ظرافت' زندہ دلی' زبان اور طرز ادا' پیکر تراشی' استدلالی بیان وجدت ادا' غالب کا کلام ان سب سے مالامال ہے غرض کیا ہے جو اس کے کلام میں نہیں؟

غالب کی نکتہ آفریں طبیعت نے اس کے ابتدائی کلام کو فارسی کی ملاوٹ کی وجہ سے کافی حد تک پیچیدہ بنا دیا ہے اور اس کی ایک وجہ غالب کا فارسی سے طبعی لگاؤ اور اس پر دسترس ہے۔ یہ کلام بیدل کے زیر اثر ہے۔ غالب اپنے ایک خط بنام عبدالرزاق شاکر میں رقم طراز ہے کہ "15 برس کی عمر سے 25 برس کی عمر تک خیالی مضامین لکھا کیا" اور یہ وہی عمر ہے کہ جس میں غالب نے بیدل کا تتبع کیا اور کہا

طرز بیدل میں ریختہ لکھنا
اسد اللہ خاں قیامت ہے

مگر اس نکتہ آفرینی کے ساتھ ساتھ مبدء فیض نے اس کو بلند خیالی کا جوہر بھی ودیعت کیا تھا چنانچہ وہی غالب جس کو اپنے ابتدائی کلام کے مہمل قرار دیئے جانے پر طرح طرح کی توجیہات پیش کرنا پڑیں کبھی ع

"گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل"

کہنا پڑا تو کبھی ۔

"گر نہیں ہیں مرے اشعار میں معنی نہ سہی"

کہا لیکن جب اس کی پہلو دار شخصیت نکتہ آفرینی کے حصار سے نکل کر بلند خیالی کی طرف محو پرواز ہوئی تو اسی غالب نے یہ بھی کہا ۔

گنجینۂ معنی کا طلسم اس کو سمجھئے
جو لفظ کہ غالب مرے اشعار میں آوے

۔ گو اس شعر پر تعلی کا گمان ہوتا ہے مگر غالب نے کچھ ایسا غلط بھی نہیں کہا آپ آج کلام غالب کا مطالعہ کر کے دیکھیے اور پھر دس' پندرہ برس بعد مطالعہ کر لیجئے کلام غالب معنی کا اک نیا جہان لئے ہمارے سامنے آئے گا اور پھر یہی کہنا پڑے گا کہ

ہیں اور بھی دنیا میں سخنور بہت اچھے
کہتے ہیں کہ غالب کا ہے انداز بیاں اور

یہی انداز بیاں ہی تو ہے جس نے غالب کو شہرت دوام بخشی ہے۔

اس شہرہ آفاق شاعر کے کلام کا نمونہ انتخاب کرنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے اور یہی مصرعہ بار بار زبان پر آ رہا ہے کہ ع

شعروں کے انتخاب نے رسوا کیا مجھے

بہرحال کچھ کلام بطور نمونہ پیش خدمت ہے۔ مگر پہلے ان اشعار میں سے چند جو گاہے گاہے ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تحریروں خطبات اور اردو کلاس میں استعمال کئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک اردو کلاس میں غالب کا یہ شعر پڑھا۔

کانٹوں کی زباں سوکھ گئی پیاس سے یارب
اک آبلہ پا وادئ پُرخار میں آوے

اور اس کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا...... "اصل مطلب اس شعر کا یہ ہے کہ خدا کے بندے جو لوگوں کی خدمت کرتے ہیں وہ اس طرح ان کی پیاس بجھاتے ہیں۔ آپ تکلیف اٹھا کر ان کے قدموں سے لوگوں کی پیاس بجھتی ہے مگر قدم چھالوں والے قدم ہوتے ہیں۔ بنی نوع انسان کی خاطر وہ خود تکلیف میں مبتلا ہوتے ہیں تب جا کر کانٹوں کی پیاس بجھتی ہے۔"

(الفضل 98-10-28)

اسی طرح ایک اور شعر

کس روز تہمتیں نہ تراشا کئے عدو
کس دن ہمارے سر پہ نہ آرے چلا کئے

اس کی تشریح کرتے ہوئے حضور پر نور نے ارشاد فرمایا۔

"غالب کہتا ہے وہ کون سا دن تھا کہ دشمن ہم پر الزام نہیں لگاتا رہا۔ ہمارا دشمن جھوٹے الزام لگاتا رہتا ہے۔ خاص طور پر نبیوں پر بہت جھوٹے الزام لگتے ہیں۔ اللہ کی نیک جماعتوں پر بہت جھوٹے الزام لگتے ہیں...... تہمتیں تراشنا اور آرے چلنا یہ شعر کی خوبی ہے آرا چلتا ہے تو کسی چیز کو تراش دیتا ہے...... دو ٹکڑے کر دیتا ہے اور تہمتیں تراشنا بھی ایسا محاورہ استعمال کیا ہے غالب نے جو آرے سے ملتا جلتا ہے۔"

(الفضل 98-8-18)

علاوہ ازیں مختلف مواقع پر یہ اشعار بھی استعمال کئے۔

بہرہ ہوں میں تو چاہئے دونا ہو التفات
سنتا نہیں ہوں بات مکرر کہے بغیر

نظارے نے بھی کام کیا واں نقاب کا
مستی سے ہر نگہ ترے رخ پر بکھر گئی

تجھ کو ہو گر یقین اجابت دعا نہ مانگ
یعنی بغیر یک دلِ بے مدعا نہ مانگ

کی مرے قتل کے بعد اس نے جفا سے توبہ
ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا

تھی خبر گرم کہ غالب کے اڑیں گے پرزے
دیکھنے ہم بھی گئے تھے پہ تماشا نہ ہوا

جان دی دی ہوئی اس کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

علاوہ ازیں کلام غالب سے مختصر انتخاب ہدیہ قارئین ہے ۔

آتے ہیں غیب سے یہ مضامیں خیال میں
غالب صریر خامہ نوائے سروش ہے

آرائش جمال سے فارغ نہیں ہنوز
پیشِ نظر ہے آئینہ دائم نقاب میں

پانی سے سگ گزیدہ ڈرے جس طرح اسد
ڈرتا ہوں آدمی سے کہ مردم گزیدہ ہوں

تھا زندگی میں مرگ کا کھٹکا لگا ہوا
اڑنے سے پیشتر بھی مرا رنگ زرد تھا

جہاں تیرا نقش قدم دیکھتے ہیں
خیاباں خیاباں ارم دیکھتے ہیں

دوست غمخواری میں میری سعی فرمائیں گے کیا
زخم کے بھرنے تلک ناخن نہ بڑھ آئیں گے کیا

کرے ہے قتل لگاوٹ میں تیرا رو دینا
تری طرح کوئی تیغ نگہ کو آب تو دے

ملنا ترا اگر نہیں آساں تو سہل ہے
دشوار تو یہی ہے کہ دشوار بھی نہیں

نقش فریادی ہے کس کی شوخئ تحریر کا
کاغذی ہے پیرہن ہر پیکر تصویر کا

قیدِ حیات و بندِ غم اصل میں دونوں ایک ہیں
موت سے پہلے آدمی غم سے نجات پائے کیوں

☆......☆......☆......☆

عطیہ خون
خدمت بھی، عبادت بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سید ظہور احمد شاہ صاحب

پانی کی آلودگی- صحت کے لئے سب سے بڑا خطرہ

آلودگی انسانی زندگی کا ایک ایسا روگ ہے جس میں انسان نہ مرتا ہے اور نہ جیتا ہے بلکہ سسک سسک کر زندگی گذارتا ہے۔ آلودگی کی وجہ سے جسم کا ہر حصہ متاثر ہوتا ہے اور جسم کے ہر حصے کو اس وجہ سے کوئی نہ کوئی بیماری لگنے کا خطرہ ہروقت موجود رہتا ہے۔

آلودگی کی بے شمار اقسام ہیں۔ جن میں ہوا۔ پانی۔ خوراک۔ شور و غل کی آلودگیاں خاص طور پر قابل ذکر ہیں لیکن ان سب میں سے پانی کی آلودگی ایسی ہے جس کے متعلق کہا جاسکتا ہے کہ یہ سب سے خطرناک ہے۔ کیونکہ ہر شخص کو دن میں کئی دفعہ پیاس بجھانے کے لئے اسے پینا پڑتا ہے۔ اور اگر ہر قطرہ پانی کے ساتھ وہ مختلف بیماریوں کے جراثیم۔ زہریلے مادے اور دیگر گندگی کے آلودہ ذرات بھی اپنے جسم میں لے جانے پر مجبور ہے تو اس کی صحت کی کیا حالت ہو سکتی ہے۔ اور پانی ایک ایسا عنصر ہے جس کے بغیر کوئی جاندار چاہے انسان ہو یا پودا زیادہ دیر تک زندہ نہیں رہ سکتا۔

خیال کیا جاتا ہے کہ کم از کم بڑے شہروں مثلاً کراچی۔ لاہور۔ اسلام آباد کے لوگوں کو تو صاف پانی پینے کو مل جاتا ہوگا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ پاکستان کے ان شہروں میں بھی جو پانی حکومتی اداروں کی طرف سے مہیا کیا جاتا ہے وہ عالمی ادارہ صحت کے قائم کردہ معیار کے مطابق ہرگز نہیں ہے۔ اگر ان شہروں کا یہ حال ہے جن میں حکومت کے کرتا دھرتا اور ملک کو چلانے والے لوگ رہائش پذیر ہیں تو آپ ملک کے چھوٹے شہروں اور دیہاتی علاقوں کی اس سلسلے میں حالت کا خود اندازہ کر سکتے ہیں۔ حیرانی کی بات تو یہ ہے کہ ایوان صدر میں بھی صاف پانی نہیں مہیا کیا جاتا۔ کچھ عرصہ قبل صدر کالونی میں پیٹ اور آنتوں کی بیماریاں بڑھنے لگیں تو تحقیق پر معلوم ہوا کہ وہاں کی سیوریج پائپ متعدد جگہ سے ٹوٹی ہوئی تھی اور اس کا گندہ پانی پینے کے صاف پانی کی پائپ میں شامل ہو رہا تھا اسی طرح اسلام آباد کے سیکٹر جی-10- میں ہیپاٹائٹس کی بیماری پھوٹ پڑی تو وہاں بھی تحقیق کے نتیجہ میں وہی نتیجہ سامنے آیا۔

بعض جگہوں پر صاف پانی تو مہیا کیا جاتا ہے لیکن لوگوں کے گھروں میں پانی جمع کرنے کے لئے جو چھوٹے ٹینک بنے ہوتے ہیں ان کی صفائی نہیں کی جاتی اور اس طرح ان میں جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں اور صاف پانی گھر والے خود آلودہ کر رہے ہوتے ہیں۔

آلودہ پانی سے جو بیماریاں پھیلتی ہیں ان کا شمار بھی مشکل ہے۔ سب سے پہلے پیٹ متاثر ہوتا ہے اور ہیضہ۔ ٹائی فائیڈ بخار پیچش اور اسہال میں انسان مبتلا ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد جگر کی باری آتی ہے جس کی وجہ سے ہیپاٹائٹس کی تمام اقسام اے۔ بی۔ سی وغیرہ کا حملہ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ معدہ۔ آنتوں اور دانتوں کی بیماریوں کی وجہ بھی اکثر آلودہ پانی ہوتا ہے۔ چھوٹے بچوں میں ہیموگلوبین کی خرابی لیڈ پوائزنگ اور گلہڑ وغیرہ بھی ہو سکتے ہیں۔ یونیورسٹی آف اٹاوہ (کینیڈا) کے سکول آف میڈیسن کے پروفیسر سید۔ اے۔ ستار کا کہنا ہے کہ آلودہ پانی کی وجہ سے پاکستان میں ہر سال 30 لاکھ انسان انفیکشن کا شکار ہوتے ہیں۔ بلڈ پریشر' یرقان' اور جدید تحقیق کے مطابق کینسر بھی آلودہ پانی سے لاحق ہو سکتے ہیں۔

صاف پانی مہیا کرنے کی اصل ذمہ داری حکومت کی ہے لیکن ہمارا سسٹم اتنا خراب ہو چکا ہے کہ ہر شخص غیر ذمہ داری کا ایک چلتا پھرتا شاہکار ہے۔ پانی میں اگر مناسب مقدار میں کلورین ملا دی جائے تو کئی بیماریوں کا مداوا ہو سکتا ہے لیکن اکثر ملازمین کلورین کا سٹاک موجود ہونے پر بھی اس کو ملانے کا تردد نہیں کرتے جب تک کہ کوئی نہ کوئی بیماری وبائی صورت نہ پکڑ لے۔ اور اس طرح ان ملازمین کی معمولی سی غلطی یا تن آسانی ہزاروں لاکھوں لوگوں کے لئے باعث مصیبت بن جاتی ہے۔

اب سوچنے والی بات یہ ہے کہ آپ موجودہ حالات میں کیسے پانی کی آلودگی سے بچ سکتے ہیں اور اپنی صحت کے لئے سب سے بڑے خطرہ سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ تو اس سلسلے میں سب سے آسان طریق یہ ہے کہ پانی کو ہمیشہ ابال کر پیا جائے۔ اس کے لئے پانی کم از کم دس منٹ تک ابالیں۔ لیکن برتن جو اس مقصد کے لئے استعمال کیا جائے وہ ایلومینیم یعنی سلور دھات کا ہرگز نہ ہو۔ پھر اس پانی کو بوتل میں بھرنے سے پہلے ململ کے کپڑے کی چار تہہ کرکے اس میں چھان لیں۔ کیونکہ ابالنے سے جراثیم تو تقریباً ختم ہو جاتے ہیں لیکن گندگی یا دیگر کئی قسم کے ذرات ختم نہیں ہوتے۔ یہ ذرات ململ کے کپڑے کی چار تہہ میں سے گذارنے سے کافی حد تک اس ایک قسم کے فلٹر میں ہی رہ جائیں گے اور پانی مزید صاف ہو جائے گا۔ پہلے یہ فلٹر کا عمل کریں اور پھر پانی کو ٹھنڈا کر لیں بوتل یا کولر جس برتن میں بھی آپ نے پانی ذخیرہ کرنا ہے اس کی صفائی بھی روزانہ کرنا ضروری سمجھیں۔ اگر بوتلوں میں پانی ذخیرہ کرنا ہے تو بوتلوں کی صفائی بھی از حد ضروری ہے۔ بوتلوں کو ٹھنڈی اور خشک جگہ پر رکھیں۔ ایسا کرنے سے آپ کو منرل واٹر سے بھی زیادہ خالص اور جراثیم سے پاک پانی پینے کو مل سکتا ہے۔ اور آپ بہت ساری بیماریوں کے حملوں سے بچ سکتے ہیں۔

آج کل لوگ بازار میں بکنے والی منرل واٹر کی بوتلوں کو بڑے اعتماد سے خریدتے ہیں اور ان بوتلوں کا پانی پی کر اپنے آپ کو محفوظ سمجھتے ہیں۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ ان بوتلوں میں سے 50 فی صد میں آلودہ پانی بھرا جاتا ہے اور صرف رنگین لیبلوں اور پبلسٹی کے سہارے ان کو فروخت کیا جاتا ہے۔ اس لئے اگر آپ منرل واٹر ہی استعمال کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے اچھی طرح چھان بین کر لی جائے کہ آیا ان کا پانی واقعی پاک صاف اور آلودگی سے مبرا ہے۔ کیونکہ اب تک مختلف اداروں نے جو رپورٹیں تیار کی ہیں ان سب میں تقریباً اس بات کا کھلم کھلا اظہار کیا گیا ہے کہ یہ سب کمپنیاں معیار کا قطعاً خیال نہیں رکھتیں۔ صرف اپنے منافع پر نظر رکھتی ہیں۔ حتیٰ کہ ان میں سے بعض پانی کو فلٹر کرنے کی بھی تکلیف گوارا نہیں کرتیں۔ اس لئے بہتر ہے کہ پانی کو خود ابال کر اور کپڑے میں فلٹر کر کے استعمال کیا جائے اس مشکل کا آسان حل فی الحال یہی ہے جب تک کہ حکومت اس مسئلے کو صحیح طور پر حل کرنے پر آمادہ نہیں ہوتی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر 31836 میں فریحہ احمد بنت غلام احمد صاحب قوم مغل پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 98-6-21 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیورات طلائی وزنی 200-13 گرام مالیتی-/4600 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/50 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ فریحہ احمد 28/6 دارالرحمت غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 رفیق احمد 10/47 فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر 2 ظفراللہ 17/5 دارالرحمت غربی ربوہ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 31837 میں رانا اکرام الحق چوہدری اللہ دتہ صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 98-4-4 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1- مکان برقبہ پونے تین مرلہ دو منزلہ نمبر 59/C نیشنل کالونی فیصل آباد مالیتی-/250000 روپے۔ 2- سکوٹر وسپا مالیتی-/16000 روپے۔ 3- گھریلو سامان فریج وغیرہ مالیتی-/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/2000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد رانا اکرام الحق مکان نمبر P 59-C نیشنل کالونی فیصل آباد گواہ شد نمبر 1 ملک محمد سجاد اکبر ماڈل کالونی فیصل آباد گواہ شد نمبر 2 ملک محمد ممتاز ماڈل کالونی فیصل آباد۔

مسل نمبر 31838 میں امتہ الحفیظ ارشد زوجہ محمد ارشد نعیم صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 109/ رب ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 98-6-2 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1- حق مہر 32000 روپے۔ اور زیورات طلائی ساڑھے تین تولہ مالیتی-/18200 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الحفیظ ارشد چک نمبر 109/ رب ورکشاپ P/O خاص چک نمبر 109/ رب روڈا ضلع فیصل آباد گواہ شد نمبر 1 محمد ارشد نعیم مسل نمبر 30959 گواہ شد نمبر 2 رانا محمد اکرم محمود مربی سلسلہ وصیت نمبر 27533-

مسل نمبر 31839 میں محمد آصف محمود ولد محمود احمد صاحب بسراء قوم بسراء پیشہ طالب علمی عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 98-6-11 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/830 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد آصف محمود طاہر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 منیر احمد عارف وصیت نمبر 14576 گواہ شد نمبر 2 قریشی نورالحق تنویر وصیت نمبر 11965-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

موصیان کرام

○ مجلس موصیان کا فرض ہو گا کہ قرآنی انوار کی اشاعت میں کوشاں رہے اور اس سلسلہ میں مقامی جماعت نظارت تعلیم القرآن اور دفتر بہشتی مقبرہ کی زیر ہدایت کام کرتی رہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

خصوصی درخواست دعا

○ احباب جماعت سے گذارش ہے کہ رمضان المبارک میں تمام اسیران راہ مولا کے لئے خصوصی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے انہیں جلد رہائی عطا فرمائے اور ہر قسم کی مشکلات و پریشانیوں سے محفوظ رکھے اور با عزت بریت کے سامان پیدا فرمائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

پتہ درکار ہے

○ مکرم حسن منصور باجوہ صاحب ابن مکرم منصور کرشن باجوہ صاحب

156-23 79th Str. Howard Beach

11414 Germany

کا دفتر وصیت سے رابطہ نہیں ہے۔ براہ کرم موصی صاحب اگر خود پڑھیں یا ان کے کسی دوست احباب کو ان کے موجودہ ایڈریس کے متعلق معلوم ہو تو دفتر وصیت سے رابطہ کریں۔

شاندار کامیابی

○ اللہ تعالیٰ کے فضل سے عزیزہ سارہ احمد ملک رول نمبر 00777 نے لاہور بورڈ کے امتحان F.Sc کے pre-Medical Group میں 951/1100 نمبر حاصل کر کے جملہ طلبہ و طالبات میں پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔

سیکرٹریان تعلیم متوجہ ہوں

○ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ حکومتی و پرائیویٹ ادارہ جات کے داخلوں سے متعلق تقریباً 400 اعلانات سالانہ "الفضل" میں شائع کرواتی ہے۔ یہ اعلانات قبل از وقت شائع کروائے جاتے ہیں تاکہ طلبہ بروقت ادارہ جات میں داخلہ کی درخواست دے سکیں۔ عام طور پر صرف وہی طلبہ اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں جن کے گھر میں الفضل کا پرچہ آتا ہے اور بہت سے طلبہ بروقت اطلاع نہ ملنے کے باعث داخلہ سے محروم رہ جاتے ہیں۔

سیکرٹریان تعلیم جماعت کے دیگر فرائض کے علاوہ یہ بھی اہم فرض ہے کہ الفضل میں شائع شدہ اعلانات کو طلبہ تک موثر رنگ میں پہنچانے کا انتظام کریں جس کے لئے خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ دونوں سے مدد لی جاسکتی ہے۔ نیز ایسے اعلانات بیوت و دیگر سینٹرز کے نوٹس بورڈ پر آویزاں بھی کئے جاسکتے ہیں نیز اجلاسات میں بھی پڑھ کر سنائے جاسکتے ہیں۔ اور بہت سے ایسے طلبہ جو پہلے اس سے محروم رہ جاتے تھے بروقت اطلاع کے باعث داخلہ کی کارروائی کر سکتے ہیں۔ امید ہے کہ اس کے مطابق کوشش کی جائے گی۔

(نظارت تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ناظمین اطفال توجہ فرمائیں

○ ماہ جنوری 1999ء میں اطفال کے مطالعہ کے لئے کتاب "سوانح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ" مقرر ہے۔ براہ کرم زیادہ سے زیادہ اطفال سے کتاب ہذا کا مطالعہ کروائیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ۔ پاکستان)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 97-10-12 کو مکرم و محترم منور احمد قمر صاحب نصیر آباد ربوہ کو دو بیٹیوں کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام "نوید احمد قمر" تجویز کیا گیا ہے۔ بچہ اللہ کے فضل سے تحریک "وقف نو" میں شامل ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ بچہ با عمر اور خادم دین بنے۔ (آمین)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

وقف جدید کی آخری سہ ماہی

○ خدا تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید کے مالی سال کی تیسری سہ ماہی ختم ہو رہی ہے۔ زعماء کرام اور ناظمین اضلاع سے گذارش ہے کہ اپنی گذشتہ کارکردگی کا جائزہ لیں اور اگر تدریجی وصولی میں کمی ہو تو اسے نہ صرف خصوصی کوشش سے دور کریں بلکہ خدا تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو مدنظر رکھ کر ابتدائی وعدہ جات سے آگے بڑھ کر نمایاں کامیابیاں رقم کریں۔ اللہ تعالیٰ سب احباب کو مقبول خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ (قائد وقف جدید۔ مجلس انصار اللہ)

عطیہ خون
خدمت بھی۔ عبادت بھی

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

جمعرات 31۔ دسمبر 1998ء

12-30 رات۔ جرمن سروس۔
1-30 رات۔ چلڈرنز کارنر۔
2-00 رات۔ درس القرآن 98-12-30
3-00 رات۔ درس الحدیث۔
3-45 رات۔ ملاقات۔ اردو بولنے والے احباب کے ساتھ۔
5-00 رات۔ تلاوت۔ خبریں۔
5-35 رات۔ چلڈرنز کارنر۔
6-00 صبح۔ درس الحدیث۔
6-10 صبح۔ درس القرآن نمبر 9۔
7-45 صبح۔ لقاء مع العرب۔
8-45 صبح۔ اردو کلاس۔
9-55 صبح۔ ملاقات۔ اردو بولنے والے احباب کے ساتھ۔ 95-1-16
11-05 دوپہر۔ تلاوت۔ درس ملفوظات۔ خبریں۔
11.50 دوپہر۔ چلڈرنز کارنر۔
12-20 دوپہر۔ سندھی آئٹم۔ خطبہ جمعہ۔
1-25 دوپہر۔ کوئز۔ تاریخ احمدیت۔
2-05 دوپہر۔ لقاء مع العرب۔
3-05 سہ پہر۔ اردو کلاس۔
4-15 شام۔ درس القرآن۔ لائیو۔
5-45 رات۔ درس الحدیث۔
6-00 رات۔ تلاوت۔ خبریں۔
6-40 رات۔ انڈونیشین پروگرام۔
7-10 رات۔ بنگالی سروس۔
7-40 رات۔ ہومیو پیتھی کلاس۔
8-40 رات۔ تلاوت۔ درس الحدیث۔
9-00 رات۔ لقاء مع العرب۔
10-00 رات۔ بوسنین پروگرام۔
10-30 رات۔ ذکر حبیب۔
11-05 رات۔ تلاوت۔ درس ملفوظات۔

بقیہ صفحہ 1

ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ یقیناً کوئی محبت نہ تھی۔ کوئی بھی تعلق رسول اللہ ؐ اور آپؐ کے ساتھیوں کے ساتھ نہ تھا۔ حضور نے فرمایا جو دنیا کے مال کو فوز عظیم سمجھتا ہے وہ ہرگز کسی طور مومن نہیں ہو سکتا۔

وہیری کے الفاظ منٹگمری واٹ کی زبانی

حضور ایدہ اللہ نے اس مرحلے پر وہیری کی تفسیر کے الفاظ سنائے اور پھر منٹگمری واٹ کی تفسیر کے الفاظ سنائے اور واضح فرمایا کہ واٹ نے لفظاً لفظاً وہیری کو بغیر اس کا نام لئے درج کیا ہے۔ ایک لفظ کا بھی فرق نہیں۔ یہ بددیانتی چھپ چھپ کر کرتے چلے جاتے ہیں اور وہاں رک جاتے ہیں جہاں اپنا مسئلہ حل ہو جائے حضور نے اس ضمن میں سیل Sale کا ذکر فرمایا جس نے بیضاوی کی تفسیر سے اپنے حق میں ایک حوالہ دیا جس کو خود بیضاوی رد کر چکے ہیں مگر سیل اس بات کا ذکر نہیں کرتا۔

آیت نمبر 75

اس آیت کا ترجمہ حضور ایدہ اللہ نے بیان فرمایا کہ جو لوگ ورلی زندگی کو چھوڑ کر آخرت کی زندگی اختیار کریں۔ انہیں اللہ کی راہ میں جنگ کرنی چاہئے۔ جو اللہ کی راہ میں جنگ کرے یا غالب آجائے اسے ہم جلد ہی بڑا اجر دیں گے یا یہ کہ اسے ضرور بڑا اجر دیں گے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جو خدا کی راہ میں شہید ہو جائے اس کا بڑا مرتبہ ہے۔ دنیا کی کسی اور کتاب میں شہید کو زندہ قرار نہیں دیا گیا۔ قرآن کی یہ امتیازی شان ہے جس میں اور کوئی شریعت اس کے ساتھ شریک نہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جذبہ جہاد

حضور ایدہ اللہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جذبہ جہاد کو واضح کرنے کے لئے حدیث بیان فرمائی جس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری خواہش ہے کہ میں خدا کی راہ میں جنگ کے لئے نکلوں اور قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر قتل کیا جاؤں ہر بار جب زندہ کیا جاؤں تو اس خواہش سے کہ خدا کی راہ میں دوبارہ جان دوں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس موقعے پر سورہ حج کی آیت پڑھنی مناسب ہے جس میں جہاد کے ذکر کے بعد فرمایا ہے ابراہیمؑ کے دین کو اختیار کرو یہ جہاد کا خلاصہ ہے۔ حضور نے فرمایا اس آیت نے ان سب باتوں کو رد کر دیا ہے کہ قتال کا جہاد اعلیٰ ہے اور دعوت الی اللہ کا جہاد ادنیٰ ہے یا اصلاح کا جہاد ادنیٰ ہے یا اس راہ میں تکالیف اٹھانا ادنیٰ ہے ایک حدیث کے حوالے سے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جہاد پر نکلنے والے کا سونا بھی جہاد ہے۔ کیونکہ یہ سونا اس نیت سے ہے کہ جاگ کر زیادہ قوت سے جہاد کیا جاسکے۔ جہاد کرنے والے کو سامان دینا بھی جہاد ہے۔ آج کیسٹوں اور ویڈیوز کا دور ہے جو یہ چیزیں مہیا کرے وہ بھی جہاد میں شریک ہے۔ ہمارے جو مربیان مشکل حالات میں جہاد میں شریک ہوتے ہیں ان کے اہل و عیال کا خیال رکھنا، ان کے بچوں کی تربیت کا خیال رکھنا جو بھی یہ کام کرے گا وہ جہاد میں شامل ہو گا۔ ایسی عورتوں کے خاوندوں کی عدم موجودگی سے ناجائز فائدہ اٹھانا ان کے بچوں کی بہتر تربیت کی غرض سے نہیں بلکہ دنیاوی اغراض کے ماتحت کام کرنا جہاد میں روک ڈالنا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے وہیری اور منٹگمری واٹ کے اشتراک کی ایک اور مثال بیان فرمائی جس میں واٹ نے لفظ بلفظ وہیری کی بات درج کی ہے۔ حضور نے فرمایا اگر کوئی موازنہ کرے تو اس کی ایک بڑی کتاب بن سکتی ہے۔ منٹگمری واٹ پرانی بات اٹھا کر آگے بڑھاتا ہے یہ پادریوں کی خفیہ سازش ہے جو مسلسل جاری ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 24- دسمبر- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 7 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 16 درجے سنٹی گریڈ
28- دسمبر- غروب آفتاب افطار 5-15
29- دسمبر- طلوع فجر انتہائے 5-38
29- دسمبر- طلوع آفتاب سحر 7-6

عالمی خبریں

چین کا روس کو انکار

چین نے روس کی اس تجویز کا انکار کر دیا ہے کہ چین روس اور بھارت مل کر دنیا میں امریکہ کے اثر ورسوخ کے خلاف فوجی اتحاد قائم کریں۔ چین نے کہا ہے کہ وہ اپنی آزاد خارجہ پالیسی اپنائے رکھے گا۔

ایف سولہ کا معاملہ

امریکہ کے صدر کلنٹن نے ایک مختصر بیان میں جو وائٹ ہاؤس سے جاری کیا گیا اس کا رسمی اعلان کر دیا ہے کہ پاکستان اور واشنگٹن کے درمیان ایف سولہ طیاروں کا معاملہ خوش اسلوبی سے طے پا گیا ہے۔ یہ معاہدہ طے پانے کے بعد پاکستان نے رقم ادا کر دی تھی مگر 1990ء میں پریسلر ترمیم کے نفاذ کے بعد ان طیاروں کی فراہمی روک لی گئی تھی۔ پاکستان نے 463ء7 ملین ڈالر لینے تھے ان میں 324ء6 ملین ڈالر نقد اور باقی 3ء2 ملین ڈالر دو سال میں اجناس کی شکل میں ملیں گے۔

چین کے انکار کی وجوہات

چین نے روس اور بھارت کے ساتھ مل کر فوجی اتحاد قائم کرنے سے جو انکار کیا اس کی وجوہات بیان کرتے ہوئے چینی وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ روسی وزیر اعظم کی تجویز اس وجہ سے ناقابل فہم ہے کہ بھارت کے ساتھ ہمارے اہم مد..ات پر اختلافات ہیں۔ چینی ترجمان نے کہا کہ روسی وزیر اعظم کی اس اچانک تجویز پر ہمیں حیرت ہوئی تاہم بھرپور غور و خوض کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ چین عالمی سطح پر امن و سلامتی کے قیام کے ضمن میں علیحدہ طور پر بھرپور کردار ادا کر سکتا ہے۔

عراق کو غذائی امداد کی بحالی

عراق کو اقوام متحدہ کے تحت غذائی امداد کی فراہمی کا کام شروع ہو گیا ہے۔ امدادی سامان کے ایک سو ٹرک اردن کی سرحد سے عراق کی طرف جاتے ہوئے دیکھے گئے۔ اقوام متحدہ کے ایک سو امدادی کارکن بھی بغداد روانہ ہو گئے۔

بھارت کا ٹیکنالوجی ڈے

بھارت ایٹمی دھماکوں والے دن ٹیکنالوجی ڈے منائے گا۔ بھارت نے 11- مئی کو تین ایٹمی دھماکے کئے تھے۔

روس کو روکا جائے

افغانستان نے اقوام متحدہ سے شکایت کی ہے کہ روس کو ہماری جعلی کرنسی چھاپنے سے روکا جائے۔ روس یہ کرنسی چھاپ کر طالبان کے مخالفین کو فراہم کر رہا ہے۔

روس میں جمہوریت پسند

روس میں جمہوری پارٹیوں نے سینٹ پیٹرزبرگ میں لوکل کونسل کی آدھی سے زائد نشستیں جیت لیں۔ کمیونسٹ امیدواروں نے صرف 5 سیٹیں جیتیں۔

اسرائیل میں مڈٹرم انتخابات

اسرائیل کی پارلیمنٹ نے مڈٹرم انتخابات کے حق میں ووٹ دے دیا ہے۔ پارلیمنٹ کی اکثریت نے بل کی حمایت کی۔ انتخابات مارچ یا اپریل میں ہونگے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اسرائیل وزیر اعظم نے یہ بات محسوس کر لی ہے کہ ان کی مخلوط حکومت کا اتحاد عملاً ختم ہو چکا ہے۔

بھارت میں نئے صوبے

بھارت کی اپوزیشن نے پارلیمنٹ میں تین بھارتی صوبوں کی تقسیم کا بل پیش نہ ہونے دیا جس پر سپیکر نے مجبوراً اجلاس ملتوی کر دیا۔ بھارتی حکومت مدھیہ پردیش' اترپردیش اور بہار کو تقسیم کرنا چاہتی ہے۔ مدھیہ پردیش کی تقسیم پر اتفاق ہے۔ مگر باقی دونوں صوبوں کی تقسیم پر اپوزیشن راضی نہیں۔ یوپی کی آبادی 14- کروڑ ہے۔

ملکی خبریں

بینظیر کی سپریم کورٹ میں رٹ

بینظیر بھٹو نے سپریم کورٹ میں رٹ دائر کی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ نئے تعینات ہونے والے ججوں کا ریکارڈ چیک کیا جائے۔ ججوں کے حالیہ تقرر میں سپریم کورٹ اور ہائی کورٹس کے چیف جسٹس صاحبان کی آراء کو نہیں مانا گیا۔ ایڈیشنل ججوں کو ریگولر نہیں کیا گیا۔ اعلیٰ عدالتوں میں ججوں کی خالی آسامیاں پر نہ کرنے پر وزیر اعظم اور وزیر قانون توہین عدالت کے مرتکب ہوئے ہیں۔

بجلی چوروں کے خلاف آرڈی ننس

صدر مملکت نے چار آرڈیننس جاری کئے ہیں جن کے تحت واپڈا ایکٹ میں ترمیم کر دی گئی ہے۔ آرٹیکل 245 ملک بھر میں نافذ کر دیا گیا ہے۔ ملک کے کسی بھی حصہ میں فوج طلب کر کے بجلی چوری کو روکا جاسکے گا۔ جرمانہ ایک لاکھ سے بڑھا کر 50 لاکھ کر دیا گیا ہے۔ گیس اور بینکوں کے نادھندگان کے لئے بھی فوجی عدالتیں قائم ہونگی۔ فوجی افسروں کو مجاز ایس ایچ او کے برابر کے اختیارات حاصل ہونگے۔ فیصلوں کے خلاف اپیلوں کے لئے بھی فوجی عدالتیں بنیں گی۔

بجلی کا بحران

ملک بھر میں بجلی کا سخت بحران پیدا ہو گیا ہے۔ بجلی کی طویل لوڈشیڈنگ شروع کر دی گئی ہے۔ گجرات' وہاڑی' شیخوپورہ' ملتان وزیر آباد' فیصل آباد' گوجرانوالہ اور راولپنڈی میں بجلی کے طویل بریک ڈاؤن نے نظام زندگی کو مفلوج کر دیا عوام سڑکوں پر نکل آئے۔ تمام چھوٹے بڑے شہروں میں لوڈشیڈنگ کے باوجود روزانہ 1400- میگاواٹ بجلی کی کمی ہو رہی ہے۔ جو دو روز بعد منگلا اور تربیلا میں بجلی کم پیدا ہونے کے باعث مزید بڑھ جائے گی۔

لاہور میں آٹا غائب

بعض دیگر شہروں کی طرح لاہور میں بھی آٹے کی قلت پیدا ہو گئی۔ روزہ دار خالی تھیلے اٹھائے پھرتے رہے۔

عدالت میں لڑائی

ایس جی ایس ریفرنس کی سماعت کے دوران 10- منٹ کا وقفہ ہوا تو پیپلز پارٹی کی رہنما شہزاد کوثر گیلانی نے احتساب بیورو کے تفتیشی افسر طارق پرویز کے منہ پر سیاہی پھینک دی جن پر ہنگامہ کھڑا ہو گیا۔ جج نے شہزاد کوثر کو گرفتار کرنے کا حکم دیا تو پیپلز پارٹی والوں نے پولیس کو روک دیا۔ جس پر پیپلز پارٹی کے کارکنان اور پولیس افسران گتھم گتھا ہو گئے ایک دوسرے پر لاتیں گھونسے اور مکے برسائے۔ بعد ازاں پیپلز پارٹی کی رہنما کو گرفتار کر لیا گیا۔

مظالم کا بمعہ سود بدلہ

بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ کارکنوں پر مظالم کا بمعہ سود بدلہ لیں گے۔ پیپلز پارٹی کے کارکنوں پر ریاستی جبر کی یہ کارروائیاں مارشل لاء دور میں بھی دیکھنے میں نہیں آئیں۔ حکمران اپنی سیاسی زندگی کی آخری سانس لے رہے ہیں۔

ترقی میں رکاوٹ

وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہے۔ عوام کا معیار زندگی بلند کرنے کے لئے بہبود آبادی پروگرام بھرپور انداز میں جاری رکھیں گے۔ آبادی کے فوری کنٹرول کی ضرورت ہے۔

خدمت کمیٹیوں کو قانونی تحفظ

وزیر اعظم نے خدمت کمیٹیوں کو قانونی تحفظ دینے کا اعلان کیا ہے۔ عوام کو معمول کے کاموں کے لئے برسوں تک سرکاری محکموں کے چکر لگانا پڑتے ہیں۔ جس سے عوام کا ان محکموں پر سے اعتماد اٹھتا جا رہا ہے۔ کرپشن کے خاتمہ کے لئے کسی مصلحت کو خاطر میں نہیں لائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ کمیٹیاں گیس بجلی ٹیلی فون اور ریلس چوری کا سراغ لگائیں۔ محکموں کو تعاون کا پابند کیا جائے گا۔ مسودہ قانون کی تیاری کے لئے کمیٹی بنا دی گئی۔ وزیر اعظم نے خدمت کمیٹیوں کے کردار کو سراہا اور کہا کہ اب تک ان کمیٹیوں نے قابل فخر کردار ادا کیا ہے۔ جو سرکاری افسر تعاون نہیں کریں گے ان کے خلاف سخت کارروائی ہوگی۔

کراچی میں دہشت گردوں کی فائرنگ

کراچی میں پولیس چوکیوں کی تعمیر کے لئے افغان بستی مسمار کی گئی تو دہشت گردوں نے بکتر بند گاڑی پر فائرنگ شروع کر دی۔ کراچی پولیس نے اعظم نگر سے پی آئی بی کالونی تک جانے والے راستے پر ٹریک کی تعمیر شروع کی تو مسلح افراد نے فائرنگ شروع کر دی۔ مقابلے کی زد میں آکر ایک نمازی زخمی ہو گیا۔ کراچی میں مختلف علاقوں میں چھاپوں کے دوران ایم کیو ایم اور سپاہ محمد کے کارکنوں سمیت ۱۱- افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔

مکان برائے فروخت
ایک عدد مکان رقبہ ایک کنال واقع دارالصدر جنوبی ربوہ نزد چوک یادگار۔ باموقع اور بارونق جگہ ہیں رہائش اختیار کرنے والے رابطہ کریں۔
پانی، بجلی، گیس اور فون کی سہولت موجود۔ فون رابطہ 091-216093
04524-211956

A-GRADE GUARANTY
TUITION
COLLEGE : ENGLISH
SCHOOL : ALL SUBJECTS
PROFESSOR M.A.SAJJAD
31/55 DAR-UL-ULOOM SHARQI
RABWAH. ☎ 212694

جرمن و پاکستانی ہومیوپیتھک ادویات
ہر قسم کی جرمن و پاکستانی ہومیوپیتھک ادویات، مدر ٹنکچر، پوٹینسیاں، بائیو کیمک ادویات گولیاں، ٹکیاں، شوگر آف ملک اور ہومیوپیتھک کتب کی بارعائت خریداری کا مرکز خالی ڈبیاں اور ڈراپر بھی دستیاب ہیں- 117 ادویات کا دیدہ زیب بریف کیس بھی دستیاب
کیور یٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
☎:- 771 - 213156 ★ FAX (4524)212299